سرکاری رپورٹ

# صوبائی اسمبلی پنجاب

## مباحثات2018

بدھ،14۔مارچ2018

(یوم الاربعاء،25۔جمادی الثانی1439ھ)

سولہویں اسمبلی: چونتیسواں اجلاس

جلد 34: شمارہ 26

1401

# ایجنڈا

## برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 14-مارچ 2018

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات پبلک پراسیکیوشن اور داخلہ)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

(الف) غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

(منگل 13-مارچ 2018 کی بجائے زیر قاعدہ (2)27)

حصہ اوّل

(مسودہ قانون)

The Punjab Anand Karaj Bill 2017.

**MR RAMESH SINGH ARORA:** to move that the Punjab Anand Karaj Bill 2017, as recommended by the Standing Committee on Human Rights and Minorities Affairs, be taken into consideration at once.

**MR RAMESH SINGH ARORA:** to move that the Punjab Anand Karaj Bill 2017, be passed.

1402

## حصہ دوم

## قراردادیں

## (مفاد عامہ سے متعلق)

1- شیخ اعجاز احمد: اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ کے تعلیمی اداروں میں ڈی جے نائٹس (DJ Nights) کا اہتمام کیا جاتا ہے جو مغربی ثقافت کو فروغ دینے کی ایک گھناؤنی سازش ہے ان سرگرمیوں سے ہمارے طلباء و طالبات بے راہ روی کا شکار ہو رہے ہیں اور یہ ہمارے مشرقی ثقافت اور نظریہ پاکستان کی کھلم کھلا خلاف ورزی ہے۔ تعلیمی اداروں کے سربراہان کی جانب سے مجرمانہ خاموشی بھی سوالیہ نشان ہے لہٰذا اس ایوان کی رائے ہے کہ اس قسم کی تقریبات پر مستقل پابندی عائد کی جائے تاکہ نوجوان نسل کو اخلاقی تباہی سے بچایا جاسکے۔

2- ڈاکٹر نوشین حامد: اس ایوان کی رائے ہے کہ دُنیا کی تاریخ گواہ ہے کہ غیور اقوام نے اپنی عزت، غیرت اور حمیت پر کبھی کوئی سمجھوتا نہیں کیا۔ تمام اقوام کو آزادانہ کاروبار کرنے کا حق ہے لیکن کسی بھی غیر ملکی کو پنجاب کی سرزمین پر زمین کی ملکیت کا اختیار نہ دیا جائے۔ اس بارے میں پنجاب میں قانون سازی کی جائے کہ کسی غیر ملکی فرد / کمپنی یا ملک کو ملکیت کا حق نہیں دیا جائے گا۔

3- سید عبدالعلیم اس ایوان کی رائے ہے کہ پنجاب کے تمام تعلیمی اداروں کے طلباء بالخصوص ذہنی معذور بچوں پر ہونے والے تشدد کی روک تھام کے لئے موثر قانون سازی کے ذریعے جامع اقدامات کئے جائیں۔

4- محترمہ راحیلہ خادم حسین اس ایوان کی رائے ہے کہ ریس کورس پارک میں ہونے والے سالانہ میلہ جشن بہاراں کو ہمیشہ کی طرح اس سال بھی بھرپور طریقے سے منعقد کروایا جائے۔

5۔ جناب محمد سبطین خان اس ایوان کی رائے ہے کہ ہر آبادی میں پانی سپلائی کرنے والی مین پائپ لائن میں فلٹر نصب کیا جائے تاکہ عوام کو خطرناک بیماریوں سے بچایا جا سکے۔

1403

## (ب) سرکاری کارروائی

### (اے) رپورٹوں کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

1۔ پرائیویٹ ہاوسنگ سکیمز کے تحت جی ڈی اے گوجرانوالہ، ایم ڈی اے ملتان اور ایف ڈی اے فیصل آباد، محکمہ ایچ یو ڈی اینڈ پی ایچ ای حکومت پنجاب کی سپیشل آڈٹ رپورٹس برائے آڈٹ سال16-2015

**ایک وزیر** پرائیویٹ ہاوسنگ سکیمز کے تحت جی ڈی اے گوجرانوالہ، ایم ڈی اے ملتان اور ایف ڈی اے فیصل آباد، محکمہ ایچ یو ڈی اینڈ پی ایچ ای حکومت پنجاب کی سپیشل آڈٹ رپورٹس برائے آڈٹ سال16-2015ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

2۔ محکمہ واٹر اینڈ سینی ٹیشن ایجنسی (واسا)لاہور، ایچ یو ڈی اینڈ پی ایچ ای، حکومت پنجاب کی سپیشل آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال15-2014

**ایک وزیر** محکمہ واٹر اینڈ سینی ٹیشن ایجنسی (واسا)لاہور، ایچ یو ڈی اینڈ پی ایچ ای، حکومت پنجاب کی سپیشل آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال15-2014ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

3۔ راولپنڈی، اسلام آباد میٹرو بس پراجیکٹ کی تعمیر، محکمہ ایچ یو ڈی اینڈ پی ایچ ای حکومت پنجاب کی پراجیکٹ آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال16-2015

**ایک وزیر** راولپنڈی، اسلام آباد میٹرو بس پراجیکٹ کی تعمیر، محکمہ ایچ یو ڈی اینڈ پی ایچ ای حکومت پنجاب کی پراجیکٹ آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال16-2015ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

(نوٹ: درج بالا رپورٹس کی نقول2اور5۔مارچ2018کو مہیا کر دی گئیں)

1404

## (بی) مسودات قانون پر غور وخوض اور ان کی منظوری

1۔ مسودہ قانون (تنسیخ) بہاولپور ڈویلپمنٹ اتھارٹی 2018 (مسودہ قانون نمبر 6 بابت 2018)

**ایک وزیر** یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (تنسیخ) بہاولپور ڈویلپمنٹ اتھارٹی 2018، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اینڈ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

**ایک وزیر** یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (تنسیخ) بہاولپور ڈویلپمنٹ اتھارٹی 2018 منظور کیا جائے۔

2۔ مسودہ قانون (پنجاب ترمیم) حدود سماعت 2018 (مسودہ قانون نمبر 8 بابت 2018)

**ایک وزیر** یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (پنجاب ترمیم) حدود سماعت 2018، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے قانون نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

**ایک وزیر** یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (پنجاب ترمیم) حدود سماعت 2018 منظور کیا جائے۔

3۔ مسودہ قانون نارووال یونیورسٹی 2018 (مسودہ قانون نمبر 10 بابت 2018)

**ایک وزیر** یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون نارووال یونیورسٹی 2018، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے تعلیم نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

**ایک وزیر** یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون نارووال یونیورسٹی 2018 منظور کیا جائے۔

4۔ مسودہ قانون سیالکوٹ یونیورسٹی 2018 (مسودہ قانون نمبر 9 بابت 2018)

**ایک وزیر** یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون سیالکوٹ یونیورسٹی 2018، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے تعلیم نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

**ایک وزیر** یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون سیالکوٹ یونیورسٹی 2018 منظور کیا جائے۔

5۔ مسودہ قانون پنجاب تیانجن یونیورسٹی آف ٹیکنالوجی لاہور 2017 (مسودہ قانون نمبر 3 بابت 2018)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون پنجاب تیانجن یونیورسٹی آف ٹیکنالوجی لاہور 2017، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے صنعت، تجارت و سرمایہ کاری نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون پنجاب تیانجن یونیورسٹی آف ٹیکنالوجی لاہور 2017 منظور کیا جائے۔

1405

6۔ مسودہ قانون ہیپاٹائٹس پنجاب 2017 (مسودہ قانون نمبر 2 بابت 2018)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون ہیپاٹائٹس پنجاب 2017، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے صحت نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون ہیپاٹائٹس پنجاب 2017 منظور کیا جائے۔

7۔ مسودہ قانون چولستان یونیورسٹی آف ویٹرنری اینڈ اینیمل سائنسز بہاولپور 2018 (مسودہ قانون نمبر 5 بابت 2018)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون چولستان یونیورسٹی آف ویٹرنری اینڈ اینیمل سائنسز بہاولپور 2018، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے لائیوسٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون چولستان یونیورسٹی آف ویٹرنری اینڈ اینیمل سائنسز بہاولپور 2018 منظور کیا جائے۔

8۔ مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) مجموعہ ضابطہ دیوانی 2018 (مسودہ قانون نمبر 7 بابت 2018)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) مجموعہ ضابطہ دیوانی 2018 کو فوری طور پر زیر غور لانے اور اس کی منظوری کی غرض سے قواعد انضباط کار، صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت متذکرہ قواعد کے قاعدہ 95 کی مقتضیات کو معطل کیا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) مجموعہ ضابطہ دیوانی 2018، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے قانون نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

**ایک وزیر** یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم پنجاب) مجموعہ ضابطہ دیوانی 2018منظور کیا جائے۔

1407

# صوبائی اسمبلی پنجاب

## سولہویں اسمبلی کا چونتیسواں اجلاس

بدھ،14-مارچ2018

(یوم الاربعاء،25-جمادی الثانی1439ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 11بج کر40منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

---

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری محمد علی قادری نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمO

بِسۡمِ ٱللهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِO

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡٓا اَنۡفِقُوۡا
مِنۡ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبۡتُمۡ وَمِمَّآ اَخۡرَجۡنَا لَكُمۡ مِّنَ الۡاَرۡضِ ۖ وَلَا
تَيَمَّمُوا الۡخَبِيۡثَ مِنۡهُ تُنۡفِقُوۡنَ وَلَسۡتُمۡ بِاٰخِذِيۡهِ اِلَّآ اَنۡ تُغۡمِضُوۡا
فِيۡهِ ؕ وَاعۡلَمُوۡٓا اَنَّ اللّٰهَ غَنِىٌّ حَمِيۡدٌ ﴿٢٦٧﴾ اَلشَّيۡطٰنُ يَعِدُكُمُ الۡفَقۡرَ
وَيَاۡمُرُكُمۡ بِالۡفَحۡشَآءِ ۚ وَاللّٰهُ يَعِدُكُمۡ مَّغۡفِرَةً مِّنۡهُ وَفَضۡلًا ؕ
وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيۡمٌ ۖۚ ﴿٢٦٨﴾ يُّؤۡتِى الۡحِكۡمَةَ مَنۡ يَّشَآءُ ۚ وَمَنۡ يُّؤۡتَ
الۡحِكۡمَةَ فَقَدۡ اُوۡتِىَ خَيۡرًا كَثِيۡرًا ؕ وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الۡاَلۡبَابِ ﴿٢٦٩﴾
وَمَآ اَنۡفَقۡتُمۡ مِّنۡ نَّفَقَةٍ اَوۡ نَذَرۡتُمۡ مِّنۡ نَّذۡرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ يَعۡلَمُهٗ ؕ
وَمَا لِلظّٰلِمِيۡنَ مِنۡ اَنۡصَارٍ ﴿٢٧٠﴾

**سورة البَقَرَة آيات 267 تا 270**

مومنو!جو پاکیزہ اور عمدہ مال تم کماتے ہو اور جو چیزیں ہم تمہارے لئے زمین سے نکالتے ہیں ان میں سے (راہ اللہ میں) خرچ کرو۔ اور بری اور ناپاک چیزیں دینے کا قصد نہ کرنا کہ (اگر وہ چیزیں تمہیں دی جائیں تو)بجز اس کے کہ (لیتے وقت) آنکھیں بند کرلو ان کو کبھی نہ لو اور جان رکھو کہ اللہ بے پروا(اور) قابل ستائش ہے(267)(اور دیکھنا)شیطان(کا کہنا نہ ماننا وہ)تمہیں تنگ دستی کا خوف دلاتا اور بے حیائی کے کام کرنے کو کہتا ہے اور اللہ تم سے اپنی بخشش اور رحمت کاوعدہ کرتا ہے اور اللہ بڑی کشائش والا(اور)سب کچھ جاننے والا ہے(268)وہ جس کو چاہتا ہے دانائی بخشتا ہے اور جس کو دانائی ملی

بے شک اس کو بڑی نعمت ملی اور نصیحت تو وہی لوگ قبول کرتے ہیں جو عقلمند ہیں(269) اور تم (اللہ کی راہ میں) جس طرح کا خرچ کرو یا کوئی نذر مانو اللہ اس کو جانتا ہے اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں(270) **وما علینا الا البلاغ**o

نعت رسولِ مقبول ﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

## نعت رسولِ مقبول ﷺ

دسو میرے نبی جیا کہڑا لجپال اے
جس دا نہ ثانی کوئی جس دی مثال اے
باپ عبداللہ جیدا ماں جیدی آمنہ
شمس تے چن جیدا کردے نہ سامنا
دسو اوہدے حسن دی جھلے کہڑا جھال اے
حق نوں بچان والا ذمہ جنے چا لیا
نیزے تے قرآن جنے چڑھ کے سنا لیا
نبیؐ دا نواسہ اے تے علیؓ دا او لال اے
حاکم سوہنے نال اے وسدا جہان اے
اوہدیاں شاناں نال بھریا قرآن اے
زلفاں توں پیراں تک سارا ای کمال اے

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

## حلف

## نومنتخب ممبر اسمبلی کا حلف

جناب سپیکر: دیکھیں! مجھے پہلے بولنے دیں۔ مجھے بات کرنے دیں۔ آپ پہلے میری بات سن لیں، اس کے بعد آپ بات کریں گے۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ ایک نومنتخب ممبر جناب یاسر ظفر سندھو، پی پی-30 سرگودھا حلف اٹھانے کے لئے چیمبر میں موجود ہیں، میں ان سے کہتا ہوں کہ وہ حلف اٹھانے کے لئے اپنی نشست کے سامنے کھڑے ہو جائیں اور حلف اٹھالیں، اس کے بعد حلف کے رجسٹر پر دستخط ثبت فرمائیں۔

(اس مرحلہ پر نومنتخب ممبر جناب یاسر ظفر سندھو نے حلف لیا
اور حلف کے رجسٹر پر اپنے دستخط ثبت کئے)

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، ماشاءاللہ آپ کو بہت مبارک ہو۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، پہلے ان کو ٹائم دیں ناں ذرا۔ آپ دیکھیں کہ وہ نومنتخب ممبر ہیں، وہ اپنی بات کریں گے۔ جی، آپ کوئی بات کر لیں، جو آپ کرنا چاہیں۔

جناب یاسر ظفر سندھو: جناب سپیکر! سب سے پہلے جناب سپیکر اور میرے انتہائی قابل احترام ممبران اسمبلی، سب کو میری طرف سے السلام علیکم۔

جناب سپیکر: وعلیکم السلام۔

**جناب یاسر ظفر سندھو:** جناب سپیکر! میں سب سے پہلے اپنے حلقہ کے لوگوں کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے ہماری قیادت پر پورا اعتماد کیا اور انہوں نے ہمیں ووٹ دیا۔ جیسا کہ آپ کو پتا ہے کہ یہ پہلے بھی (ن) لیگ کا mandate تھا اور اب بھی (ن) لیگ کو ہی ملا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

تو انشاء اللہ اپنے حلقہ کے لوگوں کے لئے میاں محمد شہباز شریف کے وژن کے مطابق ان کی خدمت کا سلسلہ آگے چلتا رہے گا اور جو خدمت میرے حصہ میں آئے گی انشاء اللہ میں پوری کوشش کروں گا کہ ان لوگوں کے کام آسکوں۔ بہت شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

**جناب سپیکر:** جی، مہربانی۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے اور آج کے ایجنڈے پر محکمہ جات پبلک پراسیکیوشن اور داخلہ سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔

**میاں محمد اسلم اقبال:** جناب سپیکر!۔۔۔

**جناب سپیکر:** دیکھیں! آپ تمام پارلیمانی پارٹیز کے لیڈر صاحبان نے مل کر جو بات کی ہے کہ وقفہ سوالات کے دوران پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہوگا، میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ پوائنٹ آف آرڈر اس کے بعد آپ ضرور لیں۔ یہ سوالات کا وقفہ ہے، مہربانی فرمائیں۔

**میاں محمد اسلم اقبال:** جناب سپیکر! میری عرض سن لیں ناں۔

**جناب سپیکر:** جی، آپ ذرا لیڈر آف دی اپوزیشن سے اس بارے میں مشورہ کر لیں کہ جو بات ہم نے آپس میں طے کی ہے۔

## پوائنٹ آف آرڈر

## MCAT اور ECAT کے حوالے سے تشکیل دی گئی

## خصوصی کمیٹی نمبر 9 کی رپورٹ کو ٹیک اپ کرنا

**میاں محمد اسلم اقبال:** جناب سپیکر! اتنی دیر میں، میں نے بات بھی مکمل کر لینی تھی۔ میری عرض صرف اتنی سی ہے کہ پچھلے سیشن میں بھی، اس سیشن میں بھی، پچھلے ہفتہ میں بھی، میں آپ سے یہ

گزارش کر تارہا کہ جناب سپیکر!MCAT اور ECAT کے حوالے سے جو سپیشل کمیٹی نمبر 9 ہے، جس نے متفقہ طور پر اس چیز کو منظور کیا ہے، اس کی تمام رپورٹ ایوان کے اندر پیش کر دی گئی ہے، آپ نے بھی کہا کہ یہ رپورٹ آجائے گی۔Take up نہیں ہوئی، پھر آپ نے کہاtake up نہیں ہوئی اور پھر آپ نے کہاtake up نہیں ہوئی۔ آج یہ دس کلو ردی ادھر رکھ دی گئی ہے، اس دس کلو کے اندر ایک چھٹانک کا صفحہ بھی نہیں بنتا، ایک تولے کا بھی نہیں بنتا، آپ نے وہ بھی نہیں رکھا۔ میرے پاس صرف ایک حل رہ جاتا ہے۔

جناب سپیکر: کیا؟

میاں محمد اسلم اقبال: آپ اسمبلی کا highest forum ہیں، میں آپ کے پاس آیا، آپ سے request کی، آپ نے کمال مہربانی کرتے ہوئے سب کو order کر دیا اگر یہ آپ take up نہیں کر سکتے تو پھر میرے پاس ایک اختیار رہ جاتا ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، وہ take up کر لیں گے۔ کیوں نہیں کریں گے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! نہیں ہو رہاناں۔ اس کے اندر میری زبان نہ کھلوائی جائے، یہ کیوں نہیں take up ہوتا۔

جناب سپیکر: یہ آپ کو کس نے کہا ہے، آپ کو کس نے کہا ہے؟

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میری زبان نہ کھلوائی جائے کہ یہ take up کیوں نہیں ہو رہا۔ میں آپ سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، مجھے ان سے پوچھنے دیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! مجھے بات کر لینے دیں۔

جناب سپیکر: ان کو بات کرنے دیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! اگر اتنا کچھ کرنے کے باوجود، آپ کے کہنے کے باوجود گورنمنٹ اس کو نہیں لینا چاہ رہی، کوئی مسئلہ نہیں، میں باہر جاؤں گا۔

**جناب سپیکر:** نہیں، نہیں۔ آپ کیوں باہر جائیں گے، آپ اس اسمبلی کے معزز ممبر ہیں۔ آپ کیا کر رہے ہیں؟

**میاں محمد اسلم اقبال:** جناب سپیکر! آپ کہتے ہیں کہ اسمبلی کے اندر آئیں اور اسمبلی کے اندر آ کر معاملات کو حل کریں۔ یہ میرا مسئلہ ہے یا پنجاب کے ان غریبوں کے بچوں کا مسئلہ ہے، یہ مجھے بتادیں۔

**جناب سپیکر:** سب کا مسئلہ ہے۔

**میاں محمد اسلم اقبال:** جناب سپیکر! اگر آپ نہیں کریں گے تو میں اجلاس کا بائیکاٹ کر کے باہر جا کر بیٹھ جاؤں گا اور ان کا اصلی چہرہ بتاؤں گا کہ یہ حکمران اکیڈمیز مافیا کا ساتھ دیتے ہیں اور اس وجہ سے یہاں پر قانون سازی نہیں ہوتی۔

**جناب سپیکر:** نہیں، نہیں۔ ایسے نہیں، ایسے نہیں۔ نہیں، نہیں، ایسے نہ کریں۔

**معاون خصوصی برائے وزیر اعلیٰ (رانا محمد ارشد):** جناب سپیکر! ان کو رولز بتائیں۔ یہ کوئی طریقہ ہے۔ آپ نے take up کرنا ہے۔ آپ ان کا سٹائل دیکھیں، ان کا رویہ دیکھیں۔ (قطع کلامیاں)

**جناب سپیکر:** دیکھیں، میاں صاحب! میں نے آپ کی بات بڑے غور سے سنی ہے۔ اب میں ان سے جواب لے رہا ہوں۔ آپ کی بات کا میں جواب لے رہا ہوں۔ (قطع کلامیاں)

**معاون خصوصی برائے وزیر اعلیٰ (رانا محمد ارشد):** جناب سپیکر! آپ ان کا سٹائل دیکھیں۔ پچھلی دفعہ ان کو 15 کروڑ روپیہ دیا، اس دفعہ ان کو 10 کروڑ روپیہ دیا، اگلی دفعہ انہوں نے 15 کروڑ روپیہ لے لینا ہے۔ ان کا سٹائل دیکھیں، اس کو کنٹرول کیا جائے۔

**جناب سپیکر:** آرڈر پلیز، آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔ تشریف رکھیں۔

**میاں محمد اسلم اقبال:** جناب سپیکر! یہ مجھے کیا کنٹرول کریں گے۔ بیوروکریسی تین تین گھنٹے ان کو باہر بٹھاتی ہے۔

**جناب سپیکر:** آپ تشریف رکھیں، میاں صاحب! آپ تشریف رکھیں۔

**معاون خصوصی برائے وزیر اعلیٰ (رانا محمد ارشد):** جناب سپیکر! ان کا روّیہ ٹھیک نہیں ہے۔

جناب سپیکر: تشریف رکھیں، تشریف رکھیں۔ تشریف رکھیں۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! میری آپ سے گزارش ہے کہ جس دن معزز ممبر میاں محمد اسلم اقبال یہ بل لائے تھے، تجویز لائے تھے تو اس وقت بھی میں ہی officiate کر رہا تھا تو میں نے ان کو support کیا تھا، میں آج بھی ان سے promise کرتا ہوں کہ یہ جذباتی نہ ہوں اور جوش کے ساتھ تھوڑا سا ہوش بھی رکھیں، انشاء اللہ ہم اس کو آج ہی take up کریں گے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میں آپ کی منتیں کر کر کے تھک گیا ہوں۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! آپ کسی اور وجہ سے تھکے ہوں گے، اس بل کی وجہ سے نہیں تھکے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! یہ پنجاب کے بچوں کا مسئلہ ہے۔ آپ اس وجہ سے ابھی take up نہیں کر رہے کہ یہ کورم کی نشاندہی نہ کریں اور آخر کار آپ یہ take up نہیں کریں گے۔ یہ پہلے take up ہو گا، سارے بزنس سے پہلے take up ہو گا، نہیں ہو گا تو ہم پھر اپنے اختیارات استعمال کریں گے۔ وقفہ سوالات کے بعد یہ take up ہو گا تو ہم اسمبلی کا حصہ بنیں گے، اگر take up نہیں ہو گا تو ہم اسمبلی کا حصہ نہیں بنیں گے اور اسمبلی کے باہر جا کر بیٹھیں گے۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! میں حیران ہوں چونکہ میں تو سمجھتا تھا کہ معزز ممبر میاں محمد اسلم اقبال سیاسی ورکر ہیں لیکن یہ تو پہلے خود ہی نجومی ہیں کیونکہ کورم کی نشاندہی انہوں نے کرنی ہوتی ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! آپ نے ہمیشہ دھوکا کیا ہے۔ آپ کو سمجھ ہی نہیں آ رہی اور الزام ہم پر لگاتے ہیں۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! عباسی صاحب آپ بیٹھیں، اسمبلی کے آداب سیکھیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! ان کو بات کرنے کی تمیز نہیں ہے۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز.Order in both sides. Order in both sides

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! کوئی دو نمبری نہیں ہے۔ میاں صاحب! آپ مجھ پر یقین کریں انشاء اللہ ہم اس بل کو take up کریں گے۔ آپ سے میری ذاتی گزارش ہے کہ آپ اسمبلی کے ماحول کو چلنے دیں۔

جناب سپیکر: چلیں، آپ کی بات ہو گئی۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! کیا اسمبلی کا ماحول میں خراب کر رہا ہوں یا آپ لوگوں کی commitment خراب کر رہی ہے؟ اسمبلی کا ماحول آپ کی commitment خراب کر رہی ہے۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): میاں صاحب! آپ خود کہہ رہے ہیں کہ میں ماحول خراب کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! تشریف رکھیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: قائد حزب اختلاف بول رہے ہیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میں اس صوبے کے غریب لوگوں کی بات کر رہا ہوں لیکن ان کی اکیڈمیز مافیا کے ساتھ commitment ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! وزیروں کو یہ الفاظ زیب نہیں دیتے۔ سیکرٹریوں کے سامنے تو یہ بلی بنے ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر: قائد حزب اختلاف بول رہے ہیں۔ آپ کیا کر رہے ہیں؟ Please have your seat. آپ کی بڑی مہربانی۔ آپ کے لیڈر کھڑے ہیں۔ جی، میاں صاحب!

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! گزارش ہے کہ کتنے مہینوں سے یہ معاملہ یہاں میاں محمد اسلم اقبال نے take up کیا اس کے بعد کمیٹی بنی اور اس کمیٹی میں کئی میٹنگز کرنے کے بعد unanimously کچھ سفارشات مرتب کیں کہ آپ انہیں فوری طور پر ایوان میں لے آئیں تاکہ ان پر

عملدرآمد کا مرحلہ آجائے۔ ایجنڈے پر باقی ہر چیز آرہی ہے لیکن کیا امر مانع ہے کہ اتنا اہم معاملہ نہیں آ رہا جس میں لاکھوں غریب اور متوسط طبقے کے لوگ، فیملیاں suffer کر رہی ہیں۔ میاں محمد اسلم اقبال جو بات کر رہے ہیں پھر وہی بات درست ہو گی کہ یہ delaying tactics کیوں ہیں؟ اگر ایک کمیٹی نے unanimously اپنی سفارشات دے دی ہیں اور پچھلے ڈیڑھ ماہ سے ایوان کا اجلاس چل رہا ہے اور بزنس بھی کوئی نہیں ہے کورم پورا نہیں ہو رہا۔ آپ یہ آج ہی لے آئیں تاکہ اسمبلی میں take up ہو سکے۔

جناب سپیکر: انہوں نے کہہ دیا ہے کہ آج ہی لائیں گے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: بھائی! آپ کیا کر رہے ہیں؟ وہ آج ہی اسے لائیں گے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! انہوں نے کہا ہے کہ لے آئیں گے لیکن شرط یہ ہے کہ آپ پہلے گورنمنٹ کے فضول بزنس کو نکالیں اور آخر پر پنجاب کے مستقل کا بل نکالیں گے۔ اگر آپ پنجاب کے مستقبل کے ساتھ sincere ہیں تو وہ قرارداد پہلے لے کر آئیں، وہ motion پہلے لے کر آئیں چونکہ غریب کے بچے کا پہلے حق بنتا ہے۔ آپ اکیڈمیوں کے ذریعے ہر سال غریب کے بچوں کو بیچتے ہیں۔ وہ پیسے اکٹھے کر کے آپ کو بھی دیتے ہیں۔

جناب سپیکر! آپ کی highest stage ہے آپ انہیں آرڈر کریں کہ یہ آج ہی لے آئیں۔

جناب سپیکر: جی، آج ہی ہو گا۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! اگر معزز ممبر سن لیں تو میں ان سے گزارش کروں گا لیکن وہ ایک دم نہ اٹھ جائیں۔ House. You are Custodian of the پہلی بات تو یہ ہے کہ ہم آپ کو کسی صورت بھی dictate نہیں کر سکتے اور دوسری بات یہ ہے کہ معزز قائد حزب اختلاف میاں محمود الرشید کی موجودگی میں فیصلہ ہوا تھا کہ وقفہ سوالات کے دوران پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہو گا۔ تیسری بات یہ ہے کہ میاں محمد اسلم اقبال نے جو فرمایا ہے ہم آج ہی وقفہ سوالات کے بعد اس بل کو لیں گے۔

**میاں محمد اسلم اقبال:** جناب سپیکر! اگر آج ہی وقفہ سوالات کے بعد سرکاری ایجنڈے سے پہلے اسے take up کریں تو پھر ٹھیک ہے۔

**جناب سپیکر:** جی، لے لیں گے۔ آپ کو کیا ہو گیا ہے، آپ کیوں پریشان ہیں؟

**ڈاکٹر مراد راس:** جناب سپیکر پوائنٹ آف آرڈر۔

**جناب سپیکر:** آپ تشریف رکھیں۔No. Let me proceed

**ڈاکٹر مراد راس:** جناب سپیکر! ایوان سے متعلق مسئلہ ہے آپ میری بات سن لیں کہ میں پچھلے دو مہینے سے سٹینڈنگ کمیٹی کو آپریٹو کی میٹنگ بلانے کے لئے کوشش کر رہا ہوں لیکن سیکرٹری صاحب اور فیص الباسط صاحب سیکرٹری کمیٹی ایک میٹنگ بھی بلانے کے لئے تیار نہیں ہیں چونکہ یہ راولپنڈی ائر پورٹ سوسائٹی کا کیس چھ مہینے سے چل رہا ہے۔ ہر دفعہ وہاں سے ان کو کوئی فون کر دیتا ہے کہ یہ میٹنگ نہیں بلانی اور یہ کہہ رہے ہیں کہ اجلاس چل رہا ہے۔ جس طرح آپ اجلاس چلا رہے ہیں یہ تو قیامت تک چلتا رہے گا۔

**جناب سپیکر:** آپ تشریف رکھیں۔

**ڈاکٹر مراد راس:** جناب سپیکر! مجھے یہ کہا جاتا ہے کہ آپ اجازت نہیں دے رہے۔ کیا آپ سٹینڈنگ کمیٹی کو آپریٹو کی میٹنگ کرنے کی اجازت نہیں دے رہے ہے؟

**جناب سپیکر:** آپ کیا کر رہے ہیں؟ آپ تشریف رکھیں۔ مجھے رولز کے مطابق چلنے دیں۔

**ڈاکٹر مراد راس:** جناب سپیکر! مجھے بتایا جائے کہ یہ میٹنگ کیوں نہیں رکھی جا رہی اور مجھے بتایا جائے کہ انہیں کون چلا رہا ہے؟

**جناب سپیکر:** ان کی بات کا نوٹس لیں۔

**جناب آصف محمود:** جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

**جناب سپیکر:** اب آپ مہربانی کریں اور پوائنٹ آف آرڈر نہ لیں۔

**ڈاکٹر مراد راس:** جناب سپیکر! میں کو آپریٹو کی میٹنگ رکھنے کے لئے چار بار کہہ چکا ہوں۔

## سوالات

(محکمہ جات پبلک پراسیکیوشن اور داخلہ)

## نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ یہ کوآپریٹو کی میٹنگ کا ٹائم نہیں ہے۔ جب آپ کا ٹائم آئے گا تو بولنا لیکن اب نہیں۔ آپ کی بڑی مہربانی۔ انہوں نے نوٹ کر لیا ہے۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میری گزارش سنی جائے۔

جناب سپیکر: آپ کیا کرتے ہیں، آپ کیا کر رہے ہیں؟ میاں صاحب! آج آپ نے انہیں کیا سکھایا ہے؟

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! اگر ایوان میں بات نہیں کریں گے تو پھر کدھر کریں گے؟

جناب سپیکر: وقفہ سوالات چل رہا ہے لیکن آپ بار بار interrupt کر رہے ہیں This is not good at all محترمہ شُنیلا رُوت کا سوال ہے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! مجھے پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنے دیں۔

جناب سپیکر: ابھی نہیں۔ میں آپ کو وقفہ سوالات کے بعد پوائنٹ آف آرڈر دوں گا۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! وقفہ سوالات کے بعد تو کورم point out ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: کچھ نہیں ہو گا۔ جی، محترمہ!

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر: سوال نمبر 9165 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

### صوبہ میں غیر معیاری سلنڈر پھٹنے سے متعلقہ تفصیلات

*9165: **محترمہ شُنیلارُوت:** کیاوزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال16-2015 میں صوبہ بھر میں غیر معیاری سلنڈر پھٹنے کے کتنے واقعات کس کس جگہ ہوئے اوران سے کتنی ہلاکتیں ہوئی ہیں؟

(ب) کیا حکومت نے غیر معیاری سلنڈر بنانے والوں کے خلاف کوئی کارروائی کی ہے تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

**پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل):**

(الف) سال16۔2015 میں صوبہ بھر میں غیر معیاری سلنڈر پھٹنے کے کل 45واقعات رونما ہوئے اور ان میں 93 افراد ہلاک ہوئے ہیں جن میں بالترتیب لاہور شہر میں6 قصور 1، گوجرانوالہ 4 ، سیالکوٹ 1 ،نارووال 1 ، راولپنڈی5 ، اٹک 1 ، جہلم 1 ، چکوال 1 ، سرگودھا 4، خوشاب 1، میانوالی1 ، فیصل آباد6 ، جھنگ1 ، چنیوٹ1 ، ملتان1 ، ساہیوال3 ، پاکپتن2 ، ڈیرہ غازی خان 2، مظفر گڑھ 1 اور رحیم یار خان میں 1، سلنڈر پھٹنے کے واقعات ہوئے۔اسی طرح ان اضلاع میں بالترتیب جن میں لاہور شہر میں15، قصور1، گوجرانوالہ 3، سیالکوٹ2، نارووال2، راولپنڈی 1، اٹک 2، سرگودھا3، میانوالی4، فیصل آباد13، چنیوٹ 1، ملتان5، ساہیوال16، پاکپتن 17، مظفر گڑھ 1 اور ڈیرہ غازی خان7 افراد ہلاک ہوئے۔

(ب) صوبہ بھر میں غیر معیاری سلنڈر بنانے والوں کے خلاف کریک ڈاؤن جاری ہے جس کے نتیجے میں کئی افراد کے خلاف انسدادی کارروائی عمل میں لائی گئی، جس کے باعث سال 2017 میں ان واقعات میں نمایاں کمی ہوئی ہے۔

**جناب سپیکر:** کوئی ضمنی سوال ہے؟

**محترمہ شُنیلارُوت:** جناب سپیکر!صوبہ میں غیر معیاری سلنڈر پھٹنے۔۔۔

**MR SPEAKER:** Order Please, Order in the House. Order in the House.

جی، محترمہ!

**محترمہ شُنیلارُوت:** جناب سپیکر!میں جز(الف) میں پوچھنا چاہوں گی کہ۔۔۔

**MR SPEAKER:** Order please, Order please.

**محترمہ شُنیلا رُوت:** جناب سپیکر! ذرا مجھے یہ بتا دیجئے کہ متعلقہ پارلیمانی سیکرٹری بیٹھے ہوئے ہیں اور متعلقہ سیکرٹری صاحب بھی بیٹھے ہوئے ہیں؟ متعلقہ سیکرٹری صاحب کا نام بتا دیں۔

**جناب سپیکر:** جی، بیٹھے ہیں۔

**محترمہ شُنیلا رُوت:** جناب سپیکر! متعلقہ سیکرٹری صاحب کا نام بتا دیں۔

**پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل):** جناب سپیکر! ڈاکٹر شعیب صاحب سپیشل سیکرٹری ہوم بیٹھے ہیں۔

**معاون خصوصی برائے وزیر اعلیٰ (رانا محمد ارشد):** جناب سپیکر! سپیشل سیکرٹری ہوم ڈاکٹر شعیب صاحب موجود ہیں۔

**جناب سپیکر:** آپ تشریف رکھیں۔ وہ جو بات کرتے ہیں انہیں پوچھنے دیں۔

**محترمہ شُنیلا رُوت:** جناب سپیکر! سپیشل سیکرٹری نہیں ہوتا ہوم سیکرٹری ہوتا ہے۔ آپ میرا سوال pending کر دیں۔ جب تک ہوم سیکرٹری نہیں آئیں گے میں یہ سوال نہیں کروں گی۔

**معاون خصوصی برائے وزیر اعلیٰ (رانا محمد ارشد):** جناب سپیکر! اب وہ ایڈیشنل چیف سیکرٹری کا عہدہ بن چکا ہے اور ڈاکٹر شعیب صاحب سیکرٹری ہیں جو یہاں گیلری میں تشریف فرما ہیں۔ انہیں پتا ہونا چاہئے کہ وہ ایڈیشنل چیف سیکرٹری ہیں۔

**جناب سپیکر:** پارلیمانی سیکرٹری صاحب بات کر رہے ہیں۔ جی، آپ بتائیں۔

**پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (رانا محمد افضل):** جناب سپیکر! سپیشل سیکرٹری صاحب موجود ہیں، ایڈیشنل سیکرٹری صاحب موجود ہیں اور میں بھی یہاں موجود ہوں۔

**قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید):** جناب سپیکر! قومی اسمبلی کے سپیکر نے واک آؤٹ کیا ہے۔

**جناب سپیکر:** میں ایسے نہیں کرتا۔ میں واک آؤٹ نہیں کرتا۔

قائد حزب اختلاف(میاں محمود الرشید):جناب سپیکر!قومی اسمبلی کے سپیکر نے اس لئے واک آؤٹ کیا ہے کہ وہاں پر فیڈرل منسٹر، فیڈرل سیکرٹری یعنی کوئی بھی موجود نہیں تھا۔انہوں نے وہاں پر بار بار کہا جب کوئی نہیں آیا تو انہوں نے واک آؤٹ کیا ہے۔

جناب سپیکر:یہاں سپیشل سیکرٹری موجود ہیں۔پارلیمانی سیکرٹری بھی موجود ہیں۔

قائد حزب اختلاف(میاں محمود الرشید):جناب سپیکر!آپ نے بار بار کہا ہے۔اگر یہاں پر ہوم سیکرٹری موجود ہیں تو ٹھیک ہے اگر موجود نہیں ہیں تو پھر SOPs بتادیں چونکہ سپیشل سیکرٹری کی حاضری mandatory نہیں ہوتی۔

جناب سپیکر:ایسے نہ کریں۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور(جناب خلیل طاہر سندھو):جناب سپیکر!اب وہ ایڈیشنل چیف سیکرٹری ہیں اور سپیشل سیکرٹری ہوم ہی ہوم سیکرٹری ہیں۔ان سے پوچھ لیں کہ یہی ہوم سیکرٹری ہیں۔

جناب محمد عارف عباسی:جناب سپیکر!ہوم سیکرٹری ایوان میں نہیں ہیں لہٰذا آپ ان سے متعلقہ سوالات pending کردیں۔منسٹر صاحب جھوٹ نہ بولیں۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور(جناب خلیل طاہر سندھو):جناب سپیکر!سپیشل سیکرٹری ہی ہوم سیکرٹری ہیں۔

میاں محمد اسلم اقبال:جناب سپیکر!منسٹر صاحب!کیا کہہ رہے ہیں So what?

جناب محمد عارف عباسی:جناب سپیکر!ایوان میں جھوٹ بولنا بُری بات ہے۔یہ کیا جواب دیں گے بیوروکریسی تو ان کی سنتی نہیں ہے۔

جناب سپیکر:محترمہ!کیا آپ اپنا سوال لینا چاہتی ہیں یا نہیں؟

محترمہ شُنیلارُوت:جناب سپیکر!ہوم سیکرٹری نہیں ہیں۔

جناب سپیکر:شُنیلارُوت صاحبہ!میری بات سُنیں۔آپ کے سوال کا جواب تو پارلیمانی سیکرٹری نے دینا ہے اور وہ جواب دینے کے لئے موجود ہیں۔

محترمہ شُنیلارُوت: جناب سپیکر! اس وقت گیلری میں ہوم سیکرٹری کو موجود ہونا چاہئے تھا۔ یہ آپ کی اپنی رولنگ ہے کہ جس محکمہ کے سوالات ہوں اس سے متعلقہ سیکرٹری کو آفیشل گیلری میں موجود ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر: محترمہ شُنیلارُوت! اس وقت ایوان میں پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ تشریف فرما ہیں اور آفیشل گیلری میں سپیشل سیکرٹری (داخلہ) بھی موجود ہیں اور میں نے ان کو اجازت دی ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! کل سپیکر قومی اسمبلی نے منسٹر، پارلیمانی سیکرٹری اور متعلقہ محکمہ کے سیکرٹری کے نہ آنے پر walkout کیا ہے تو آپ بھی walkout کریں۔

جناب سپیکر: میں کیوں walkout کروں؟

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! اس لئے کہ حکومت آپ کی ruling کی پاسداری نہیں کر رہی۔

جناب سپیکر: اس وقت گیلری میں جو سپیشل سیکرٹری (داخلہ) موجود ہیں ان کے پاس ہوم سیکرٹری کا charge ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! اگر ان کے پاس ہوم سیکرٹری کا charge ہے تو اس کا نوٹیفکیشن دکھا دیں۔

جناب سپیکر: محترمہ شُنیلارُوت! کیا آپ اپنا سوال take up نہیں کرنا چاہ رہیں؟

محترمہ شُنیلارُوت: جناب سپیکر! چونکہ ہوم سیکرٹری گیلری میں موجود نہیں ہیں تو آپ میرے سوال کو pending فرما دیں۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! ان سے پوچھیں کہ کیا انہوں نے ایوان کی کارروائی چلنے دینی ہے یا نہیں؟

جناب سپیکر: محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ شُنیلارُوت: جناب سپیکر! میں یہ گزارش کروں گی کہ اس وقت گیلری میں ہوم سیکرٹری موجود نہیں ہیں تو آپ میرے سوال کو pending کر دیں کیونکہ میں ان کی موجودگی میں یہ سوال کرنا چاہتی ہوں۔ یہ بڑا اہم سوال ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! جنہوں نے جواب دینا ہے وہ پارلیمانی سیکرٹری موجود ہیں۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! اس وقت جو سپیشل سیکرٹری ہوم گیلری میں موجود ہیں انہی کے پاس ہوم سیکرٹری کا چارج ہے۔ محکمہ کے پارلیمانی سیکرٹری اور سیکرٹری پراسیکیوشن بھی موجود ہیں۔

جناب سپیکر: میں اجازت دے رہا ہوں۔ محترمہ! آپ اپنے سوال کا جواب لیں۔

محترمہ شُنیلارُوت: جناب سپیکر! میرے سوال کو pending کر دیں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ محترمہ شُنیلارُوت کے سوال نمبر 9165 کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! on his behalf

جناب سپیکر: جی، سوال نمبر بولیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! سوال نمبر 9608 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے ڈاکٹر سید وسیم اختر کے ایماء پر طبع شُدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

### بہاولپور میں ڈولفن پولیس کے اہلکاروں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*9608: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) بہاولپور میں ڈولفن پولیس کے اہلکاران کی تعداد کتنی ہے؟

(ب) ان میں سے بہاولپور ڈومیسائل کے کتنے اہلکار ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے پبلک پراسیکیوشن (جناب احمد خان بلوچ):

(الف) ضلع بہاولپور میں ڈولفن پولیس اہلکاران کی تعداد 91 ہے۔

| SI | ASI | Constable |
|---|---|---|
| 04 | 04 | 83 |

(ب) بہاولپور ڈولفن پولیس کے 90 اہلکاران کا ڈومیسائل بہاولپور کا ہے جبکہ ایک سب انسپکٹر کا ڈومیسائل بہاولنگر کا ہے جسے بہاولنگر میں سیٹ نہ ہونے کی وجہ سے ضلع بہاولپور الاٹ ہوا۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! سوال کے جز(ب) کا جو جواب دیا گیا ہے وہ جزوی طور پر تو درست ہو سکتا ہے لیکن پورا جواب درست نہیں ہے۔ بہاولپور ڈولفن پولیس کے 90 اہلکاروں کا تعلق ضلع بہاولپور سے ہے جبکہ ایک سب انسپکٹر بہاولنگر کا ڈومیسائل رکھتا ہے۔ کیا ضلع بہاولپور سے کوئی آدمی نہیں ملا کہ انہوں نے بہاولنگر کا ڈومیسائل رکھنے والے آدمی کو بھرتی کیا ہے، بہاولنگر کا ڈومیسائل رکھنے والے آدمی کو یہاں کیوں تعینات کیا گیا ہے اور اسے یہ خصوصی رعایت کیوں دی گئی ہے؟

جناب سپیکر: میاں محمد رفیق صاحب! آپ جواب کو غور سے پڑھ لیں۔ جواب میں لکھا ہوا ہے کہ "ایک سب انسپکٹر کا ڈومیسائل بہاولنگر کا ہے جسے بہاولنگر میں سیٹ نہ ہونے کی وجہ سے ضلع بہاولپور الاٹ ہوا ہے"۔

میاں محمد رفیق: کیا بہاولپور میں اہل لوگوں کا کال پڑ گیا تھا کہ بہاولنگر کا ڈومیسائل رکھنے والے کو یہاں پر تعینات کیا گیا ہے؟

جناب سپیکر: میاں صاحب! کال کی بات نہیں ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! یہ خصوصی رعایت دیتے ہوئے باہر والے بندے کو وہاں پر کیوں تعینات کیا گیا ہے؟

جناب سپیکر: میاں صاحب! باہر کا بندہ کیا ہے؟ سارے پاکستانی اور پنجاب کے لوگ ہیں۔ آپ ایسی بات نہ کریں۔ ایک بندہ مطلوبہ qualification کے مطابق qualify کر کے آیا ہے۔ اگر اس ضلع میں سیٹ نہیں تھی تو اسے دوسرے ضلع میں تعینات کر دیا گیا ہے۔ اس میں آپ ناراض کیوں ہو رہے ہیں؟ پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ اس کا جواب دے دیں۔

**پارلیمانی سیکرٹری برائے پبلک پراسیکیوشن (جناب احمد خان بلوچ)::** جناب سپیکر! ضلع بہاولنگر میں سیٹ نہ ہونے کی وجہ سے اس سب انسپکٹر کو ضلع بہاولپور الاٹ ہوا ہے۔ یہ آدمی باقاعدہ qualify کر کے آیا ہے، وہ پاکستانی ہے اور اس میں اعتراض والی کوئی بات نہیں ہے۔

**میاں محمد رفیق:** جناب سپیکر! کیا پاکستان صرف بہاولنگر اور بہاولپور تک ہی محدود ہے؟

**جناب سپیکر:** میاں صاحب! یہ آپ کیسا سوال کر رہے ہیں اور میں ان سے کیا جواب لوں؟ آپ تشریف رکھیں۔ اگلا سوال نمبر 2465 ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں تو اس سوال کو وقفہ سوالات تک کے لئے pending کیا جاتا ہے اگر وقفہ سوالات کے دوران وہ تشریف لے آئے تو اس سوال کو take up کر لیا جائے گا بصورت دیگر یہ سوال dispose of ہو جائے گا۔ اگلا سوال نمبر 8598

جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں تو اس سوال کو وقفہ سوالات تک کے لئے pending کیا جاتا ہے اگر وقفہ سوالات کے دوران وہ تشریف لے آئے تو اس سوال کو take up کر لیا جائے گا بصورت دیگر یہ سوال dispose of ہو جائے گا۔ اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے۔ جی، ملک صاحب!

**جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ):** جناب سپیکر! سوال نمبر 8452 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

**جناب سپیکر:** جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

## ساہیوال: پراسیکیوشن ڈیپارٹمنٹ سے متعلقہ تفصیلات

*8452: **جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ):** کیا وزیر پبلک پراسیکیوشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال میں ڈسٹرکٹ پراسیکیوشن کا دفتر کب قائم ہوا اور اس کی عمارت کہاں واقع ہے؟

(ب) ڈسٹرکٹ پراسیکیوٹر ساہیوال متعلقہ ضلع میں کب سے تعینات ہے ڈسٹرکٹ پراسیکیوٹر کی تعیناتی کا کیا معیار ہے ان کو کتنا عرصہ تک ایک ہی ضلع میں تعینات کیا جاتا ہے؟

(ج) ضلع ساہیوال کے پراسیکیوشن ڈیپارٹمنٹ میں تعیناتADPPs DDPPsاور دیگر عملہ کی کتنی تعداد ہے اور کب سے یہاں تعینات ہیں ان کی مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(د) محکمہ پراسیکیوشن ضلع ساہیوال نے13۔2012،14۔2013،15۔2016میں کتنے مقدمات کی پیروی کی اور عوام الناس کو اس میں کتنا ریلیف دیا گیا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے پبلک پراسیکیوشن (جناب احمد خان بلوچ):

(الف) ضلع ساہیوال میں دفتر ڈسٹرکٹ پبلک پراسیکیوٹر باقاعدہ طور پر مارچ 2007میں قائم ہوا۔ دفتر ہذا کو سرکاری عمارت مستقل بنیادوں پر نہ ملی ہوئی ہے۔ البتہ ضلع کچہری سے ملحقہ تین کمرے جناب ڈپٹی کمشنر ساہیوال نے عارضی طور پر دفتری ضروریات پوری کرنے کے لئے دیئے ہوئے ہیں اور سعید پلازہ (نجی عمارت) میں دو کمرے کرایہ پر حاصل کر کے دفتری ضروریات کو پورا کیا جارہا ہے۔ تحصیل چیچہ وطنی میں کوئی سرکاری عمارت عارضی یا مستقل بنیادوں پر نہ ہے البتہ تحصیل چیچہ وطنی میں تحصیل کچہری سے ملحقہ نجی عمارت کرایہ پر لے کر تحصیل آفس کی دفتری ضروریات پوری کی جارہی ہیں۔

(ب) شاہد علیم سابقا ڈسٹرکٹ پبلک پراسیکیوٹر ساہیوال کی بطور ایڈیشنل پراسیکیوٹر جنرل تعیناتی کے بعد مورخہ 17.02.2017سے خالی ہے اس وقت عارضی طور پر سینئر ترین ڈپٹی ڈسٹرکٹ پبلک پراسیکیوٹر کی تعیناتی محکمہ میں موجود آفیسران گریڈ19میں سے مجاز اتھارٹی (وزیرِاعلیٰ) کی منظوری کے بعد کی جاتی ہے۔ محکمہ پبلک پراسیکیوشن نےDPP ساہیوال کی تعیناتی کے لئے سمری وزیرِ اعلیٰ پنجاب کو ارسال کر دی ہے۔ ضلعی پراسیکیوٹر سکیل19کا آفیسر ہوتا ہے حکومتِ پنجاب رولز آف بزنس2011رول 23(4)اور شیڈول6کے تحت ضلعی پراسیکیوٹر کی تعیناتی کی مدت تین سال ہے۔کاپیاں ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ج) دفتر پراسیکیوشن ضلع ساہیوال میں تعینات ADPPs, DDPPsاور دیگر عملہ کی تعداد درجہ ذیل ہےDDPPs کی تعداد9ہے۔ADPPs کی تعداد22ہے جبکہ دیگر عملہ کی تعداد 73ہے۔ مندرجہ بالا تفصیل اور تاریخ تعیناتی تتمہ (الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) محکمہ پراسیکیوشن ضلع ساہیوال میں سال13-2012،14-2013اور16۔2015میں جن مقدمات کی پیروی کی گئی اور عوام الناس کو جو ریلیف دیا گیا اس کی تفصیل تتمہ (ج)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

**جناب سپیکر:** کوئی ضمنی سوال ہے؟

**جناب محمد ارشد ملک(ایڈووکیٹ):** جناب سپیکر!جواب کے جز(الف)میں بتایا گیا ہے کہ ضلع ساہیوال میں دفتر ڈسٹرکٹ پبلک پراسیکیوٹر 2007 میں قائم ہوا۔دفتر ہذا کو سرکاری عمارت مستقل بنیادوں پر نہ ملی ہوئی ہے۔تین کمرے کچہری میں اور دو کمرے سعید پلازہ میں ملے ہوئے ہیں۔میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ دفتر ڈسٹرکٹ پبلک پراسیکیوٹر ضلع ساہیوال میں اس وقت کتنا سٹاف ہے؟

**جناب سپیکر:** کیا آپ نے یہ سوال کیا تھا کہ دفتر ڈسٹرکٹ پبلک پراسیکیوٹر ضلع ساہیوال کا سٹاف بتایا جائے؟

**جناب محمد ارشد ملک(ایڈووکیٹ):** جی ہاں!میں نے یہ سوال کیا تھا۔

**پارلیمانی سیکرٹری برائے پبلک پراسیکیوشن(جناب احمد خان بلوچ):** جناب سپیکر!معزز ممبر نے اپنے اصل سوال میں سٹاف کی تعداد کا نہیں پوچھا۔

**جناب محمد ارشد ملک(ایڈووکیٹ):** جناب سپیکر!میں یہ عرض کرنی چاہتا ہوں کہ ضلع ساہیوال میں ڈسٹرکٹ پبلک پراسیکیوٹر کے پاس سرکاری عمارت نہیں ہے۔مجھے جواب کے ساتھ سٹاف کی ایک فہرست مہیا کی گئی ہے۔اس فہرست کے مطابق 31افسران ہیں اور 73دیگر عملہ کے افراد ہیں جبکہ ان کے پاس صرف پانچ کمرے ہیں۔

**جناب سپیکر:** اس میں آپ کا ضمنی سوال کیا ہے؟

**جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ):** جناب سپیکر! 31افسران اور 73دیگر عملہ کے افراد کے لئے صرف پانچ کمرے ہیں تو وہ کہاں پر بیٹھتے ہیں اور کیسے کام کرتے ہیں؟ میں اپنی بات کو short کرتے ہوئے پوچھتا ہوں کہ کیا حکومت ان کے لئے کوئی facility دینے کا ارادہ رکھتی ہے؟

**پارلیمانی سیکرٹری برائے پبلک پراسیکیوشن (جناب احمد خان بلوچ):** جناب سپیکر! وہاں پر ضلع کچہری سے ملحقہ تین کمرے جناب ڈپٹی کمشنر ساہیوال نے عارضی طور پر دفتری ضروریات پوری کرنے کے لئے دیئے ہوئے ہیں۔ مزید دو کمروں کی ضرورت تھی تو سعید پلازہ کی نجی عمارت میں دو کمرے کرایہ پر حاصل کئے گئے ہیں۔ وہاں پر ایک پلاٹ کا کیس چل رہا تھا اب اس کا فیصلہ ہو گیا ہے اور میں یقین دہانی کراتا ہوں کہ انشاءاللہ تعالیٰ دو سال میں ان کا دفتر مکمل ہو جائے گا۔

**جناب سپیکر:** پارلیمانی سیکرٹری صاحب! معزز ممبر پوچھ رہے ہیں کہ 31افسران اور 73دیگر عملہ کے افراد کہاں بیٹھتے ہیں اور کیسے کام کرتے ہیں؟

**پارلیمانی سیکرٹری برائے پبلک پراسیکیوشن (جناب احمد خان بلوچ):** جناب سپیکر! میں معزز ممبر کا سوال سمجھ نہیں سکا۔

**جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ):** جناب سپیکر! جناب احمد خان بلوچ صاحب میرے سینئر ہیں اور میں نے ان سے سارے پارلیمانی امور سیکھے ہیں۔ انہوں نے یقین دہانی کروائی ہے کہ دو سال میں پبلک پراسیکیوٹر کا اپنا دفتر تعمیر ہو جائے گا۔

جناب سپیکر! میں عرض کرتا ہوں کہ اس دو سال کی مدت کو کم کر کے چھ مہینے کر دیا جائے۔ ان کو زمین مل گئی ہے اور meanwhile ان کے 31 افسران ہیں اور 73 ملازمین ہیں جو 104 لوگ بنتے ہیں تو اتنے افسران و ملازمین کے لئے پانچ کمرے کیسے پورے ہو سکتے ہیں؟ آپ مہربانی فرما کر محکمہ کو کوئی direction دے دیں کہ یہ فوری کوئی building لے لیں۔

**جناب سپیکر:** جی، پارلیمانی سیکرٹری!

**پارلیمانی سیکرٹری برائے پبلک پراسیکیوشن (جناب احمد خان بلوچ):** جناب سپیکر! اگلے دو سال میں ان کو مکمل بلڈنگ مل جائے گی اور اگر یہ کہتے ہیں کہ یہ period زیادہ ہے تو انشاء اللہ ہم اس سے بھی جلدی بلڈنگ تیار کر دیں گے۔

**جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ):** جناب سپیکر! معزز پارلیمانی سیکرٹری کی طرف سے یقین دہانی کرانے پر میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میرا اگلا ضمنی سوال یہ ہے کہ ایک سال سے زیادہ عرصہ ہو گیا ہے ڈسٹرکٹ پراسیکیوٹر یہاں سے transfer ہوئے ہیں لیکن ابھی تک نیا ڈسٹرکٹ پراسیکیوٹر تعینات نہیں کیا گیا یہ کب تک تعینات کر دیں گے؟

**جناب سپیکر:** جی، پارلیمانی سیکرٹری!

**پارلیمانی سیکرٹری برائے پبلک پراسیکیوشن (جناب احمد خان بلوچ):** جناب سپیکر! ڈسٹرکٹ پراسیکیوٹر ضلع ساہیوال 17-02-2017 کو transfer ہوا تھا تو اُس کے بعد وہاں کے سینئر ترین پراسیکیوٹر کی ڈیوٹی لگا دی گئی تھی اور میاں افضال کو 05-10-2017 سے مستقل ڈسٹرکٹ پراسیکیوٹر تعینات کر دیا گیا ہے۔

**جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ):** جناب سپیکر! میں معزز پارلیمانی سیکرٹری کے جواب سے مطمئن ہوں۔

**جناب سپیکر:** جی، بہت شکریہ۔ اگلا سوال محترمہ شُنیلا رُوت کا ہے۔ جی، محترمہ!

**محترمہ شُنیلا رُوت:** جناب سپیکر! میرے دونوں سوال نمبر 9236 اور 9398 محکمہ داخلہ سے متعلقہ ہیں چونکہ سیکرٹری محکمہ داخلہ موجود نہیں ہیں لہٰذا میری گزارش ہے کہ میرے دونوں سوالات کو pending کر دیا جائے۔

**جناب سپیکر:** جی، محترمہ شُنیلا رُوت کے دونوں سوالات کو pending کیا جاتا ہے۔ اب ہم آج کے وقفہ سوالات میں pending کئے گئے سوالات کو take up کرتے ہیں۔ اگلا سوال نمبر 9608 ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال 2465 بھی ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال

نمبر 8598 جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔وقفہ سوالات ختم ہوا۔

## نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

### ضلع لاہور: پبلک پراسیکیوٹرز اور ایڈیشنل پراسیکیوٹرز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2465: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر پبلک پراسیکیوشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں اس وقت کتنے پبلک پراسیکیوٹرز اور ایڈیشنل پراسیکیوٹرز ہیں ان کی تقرری کا معیار کیا ہے انہیں کیا مراعات اور سہولیات فراہم کی جارہی ہیں تقرری کون سی مجاز اتھارٹی کرتی ہے؟

(ب) کیا لاہور ضلع کے مقدمات کی تعداد کے لحاظ سے یہ تعداد کافی ہے اور کیا حکومت ان کی کارکردگی سے مطمئن ہے؟

(ج) گزشتہ ایک سال میں اس کی کارکردگی کے نتیجہ میں کتنے فیصد مقدمات میں حکومتی مؤقف کو کامیابی حاصل ہوئی ہے؟

(د) حکومت نے کبھی اس بات کا جائزہ لیا ہے کہ کتنے فیصد مقدمات کا سالانہ فیصلہ ان پراسیکیوٹرز کی وجہ سے حکومت کے حق میں ہوتا ہے۔کیا حکومت کے خلاف فیصلہ ہونے کی صورت میں فیصلہ کے مندرجات کے مطابق اپنے کمزور دلائل کا جائزہ لینے کا اہتمام ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع لاہور اس وقت 65 اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ پبلک پراسیکیوٹر اور 31 ڈپٹی پبلک پراسیکیوٹر کام کر رہے ہیں اور ڈسٹرکٹ پبلک پراسیکیوٹر کی نگرانی میں کام کرتے ہیں۔ صوبائی سطح پراسیکیوٹر جنرل تمام پراسیکیوٹرز کے کام کی نگرانی کرتا ہے۔اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ پراسیکیوٹر کو گریڈ 17 اور-/5000 روپے ماہانہ الاؤنس دیا جاتا ہے جبکہ ڈپٹی پراسیکیوٹر گریڈ 18 اور-/7500 روپے اور ڈسٹرکٹ پبلک پراسیکیوٹر گریڈ 19 اور-/10,000 روپے ماہانہ

الاؤنس وصول کرتے ہیں۔ پراسیکیوٹرز کی تعیناتی محکمہ پراسیکیوشن پنجاب سروس کمیشن کی سفارشات پر کرتا ہے۔ اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ پراسیکیوٹر کی تقرری کے لئے ضروری ہے کہ لاء گریجویٹ ہو اور کم از کم دو سالہ وکالت کا تجربہ رکھتا ہو۔ ڈپٹی پراسیکیوٹر کے لئے ضروری ہے کہ اس کا سات سالہ وکالت کا تجربہ ہو۔ یا پانچ سال بطور اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ پراسیکیوٹر کے طور پر ہو اور ڈسٹرکٹ پراسیکوٹر بننے کے لئے ضروری ہے کہ کم از کم بارہ سال بطور اسسٹنٹ اور ڈپٹی پراسیکیوٹر کام کیا ہو۔

(ب) لاہور میں زیرِ سماعت مقدمات کے لئے پراسیکوٹرز کی موجودہ تعداد کافی ہے۔ پراسیکیوٹرز کے احتساب کے لئے ایک الگ محکمہ انسپکشن قائم کیا گیا ہے۔ انسپکشن والے پراسیکیوٹر کے دفاتر اور کام کا معائنہ کرتے ہیں اور اس کی رپورٹ محکمہ پراسیکیوشن کو بھیجی جاتی ہے۔ جس پر محکمہ پراسیکیوشن خطا کاروں اور اپنے فرض سے پہلو تہی کرنے والے پراسیکیوٹر کے خلاف کارروائی کرتا ہے۔

مزید برآں یہ کہ پراسیکیوٹر کے کام کو جانچنے کے لئے آن لائن نظام وضع کیا جارہا ہے اور پورے سسٹم کو automate کیا جارہا ہے۔

(ج) سال 2013 میں 6691 مقدمات کا میرٹ پر فیصلہ ہوا جن میں سے 6589 مقدمات میں ملزمان کو سزائیں ہوئیں اور 53 مقدمات میں ملزمان بری ہوئے اور کامیابی کی شرح 99 فیصد ہے اور 1603 مقدمات کے دفعات 512 اور 249 کے تحت فریقین میں راضی نامہ ہونے کی وجہ سے بری ہوئے جبکہ 28756 مقدمات کے فیصلے داخل دفتر ہوئے۔

(د) کسی بھی سیشن کورٹ / خصوصی عدالت / ڈرگ کورٹ مقدمہ کا فیصلہ ہونے کے بعد متعلقہ پراسیکیوٹر فیصلہ کی مصدقہ نقل حاصل کرتا ہے۔ اس کا معائنہ کرنے کے بعد اپنی رائے کے ساتھ ڈسٹرکٹ اپیل کمیٹی کو بھیج دیتا ہے ڈسٹرکٹ اپیل کمیٹی فیصلے کا معائنہ کرتی ہے اور پراسیکیوٹر کی رائے کو دیکھتی ہے اور اگر فیصلہ کے خلاف اپیل کی جانی ضروری ہو تو معاملہ پراسیکیوٹر جنرل کو بھیج دیا جاتا ہے اور پراسیکیوٹر جنرل پنجاب اگر مناسب گردانتا ہے تو محکمہ پراسیکیوشن کو منظوری کے لئے بھیج دیتا ہے اور محکمہ کی منظوری کے بعد اپیل لاہور

ہائی کورٹ یا سپریم کورٹ فیڈرل شریعت کورٹ میں دائر کر دی جاتی ہے اور اگر فیصلہ مجسٹریٹ نے کیا ہو تو متعلقہ پراسیکیوٹر اپنی رائے کے ساتھ معاملہ ڈسٹرکٹ پبلک پراسیکیوٹر /ڈسٹرکٹ اپیل کمیٹی کو بھیج دیتا ہو اور اگر فیصلے کو چیلنج کیا جانا مناسب ہو تو ڈسٹرکٹ پبلک پراسیکیوٹر اس فیصلہ کو سیشن کورٹ میں چیلنج کرتا ہے۔ڈسٹرکٹ اپیل کمیٹی کا سربراہ ڈسٹرکٹ پبلک پراسیکیوٹر ہوتا ہے۔

## فیصل آباد میں تھانہ، چوکیاں اور ناجائز اسلحہ سے متعلقہ تفصیلات

*8598: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع فیصل آباد میں کتنے تھانہ جات اور چوکیاں ہیں؟

(ب) یکم جنوری2016 سے آج تک ان میں ناجائز اسلحہ رکھنے کے کتنے مقدمہ جات کن کن افراد کے خلاف درج ہوئے ان کے نام، ولدیت، پتا جات اور ان سے جو اسلحہ ملا اس کی تفصیل بتائیں؟

(ج) ان میں سے کتنے ملزمان گرفتار ہوئے اور کتنے مفرور ہیں مفرور ملزمان کے نام، پتا جات اور تھانہ کی تفصیل بتائیں؟

(د) کیا حکومت مفرور ملزمان کو گرفتار کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع فیصل آباد میں 41 تھانہ جات اور پانچ پولیس چوکیاں ہیں۔

(ب) یکم جنوری2016 سے لے کر آج تک ضلع فیصل آباد میں کل4307 مقدمات اسلحہ ناجائز درج رجسٹر ہوئے نام، پتاملزمان و تفصیل اسلحہ تھانہ وار ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) یکم جنوری2016 سے لے کر آج تک4307 مقدمات میں4310 ملزمان گرفتار ہوئے اور کوئی ملزم مفرور نہ ہے۔

(د) ضلع فیصل آباد میں کوئی ملزم مفرور نہ ہے۔

## پوائنٹ آف آرڈر

**جناب آصف محمود:** جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

**جناب سپیکر:** جی، جناب آصف محمود!

## ائرپورٹ ہاؤسنگ سوسائٹی راولپنڈی کے حوالے سے سٹینڈنگ کمیٹی برائے کوآپریٹو کی میٹنگ بلانے کا مطالبہ

**جناب آصف محمود:** جناب سپیکر! ہمارے پاس یہی forum ہے اور آپ کی ہی Chair کے ذریعے public interest کے matters کے حوالے سے حکومت سے باور کروا سکتے ہیں۔ ڈاکٹر مراد راس کی سٹینڈنگ کمیٹی میں ائرپورٹ ہاؤسنگ سوسائٹی، راولپنڈی کے حوالے سے میرا ایک matter pending ہے۔ وہاں پر معاملات یہ ہیں کہ وہ سوسائٹی 12 ہزار لوگوں کی ہے جن میں سے 700 سے زائد affectees ہیں وہاں پر ایک مخصوص پراپرٹی مافیا 300 سے زائد کنال اراضی کے اوپر قابض ہے۔ وہ issue یہاں سے سٹینڈنگ کمیٹی کو refer ہوا پچھلے 8/7 ماہ سے میری اور ڈاکٹر مراد راس، چیئرمین سٹینڈنگ کمیٹی کی بے انتہا کوششوں اور کاوشوں کے باوجود محکمہ کوآپریٹو کے ہاتھ کھڑے ہوئے نظر آئے، RPO/CPO راولپنڈی کے ہاتھ کھڑے ہوئے نظر آئے اور یہ سارے افسران سٹینڈنگ کمیٹی کے میٹنگ میں آکر برملا یہ کہتے رہے کہ یہ بہت strong مافیا ہے تو ہم جو بھی کارروائی کرتے ہیں اُس پر کوئی عملدرآمد نہیں ہوتا۔

جناب سپیکر! میں یہ بات ریکارڈ پر لانا چاہ رہا ہوں کہ پاکستان کا political culture مجھے یہ بتاتا ہے کہ جیل کے اندر بیٹھے ہوئے لوگ مجھے فون کر کے یہ بات کہتے ہیں کہ آپ کی election campaign

میں کھانے بھی دیں گے، گاڑیاں بھی دیں گے تو پاکستان کا political culture تو مجھے یہ کہتا ہے کہ اس مافیا کے ساتھ میں بھی مل جاؤں لیکن وہاں پر جو affectees ہیں اُن بے چاروں کا کیا بنے گا۔ آج میں یہ بات ریکارڈ پر لا رہا ہوں کہ مجھے اور میرے بچوں کو indirectly threats کئے جا رہے ہیں آپ اس معاملے کی نزاکت کو سمجھئے کہ میں تو بالکل ایک عام سا شہری ہوں میرے ہاتھ تو ڈنڈا بھی نہیں ہوتا، اسلحہ تو بڑی دُور کی بات ہے۔ کل میرے ساتھ کوئی معاملہ ہوتا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: کوآپریٹو ڈیپارٹمنٹ اس معاملے پر بتائے کہ سٹینڈنگ کمیٹی کی میٹنگ کیوں نہیں بلائی جا رہی؟

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! وہاں پر لوگوں کو دن دہاڑے برہنہ کر کے مارا جاتا ہے، وہ لوگ پس رہے ہیں اور وہاں پر ان مافیا کے لوگ گنیں لے کر پھرتے رہتے ہیں۔ سابقہ وزیر داخلہ چودھری نثار احمد کا یہ حلقہ ہے اور وہاں پر law and order کے یہ حالات ہیں تو میں تو کھڑا ہی ہوں لیکن ان لوگوں کی دادرسی کرنے کا آپ کا بھی کوئی فرض بنتا ہے۔

جناب سپیکر: جی، اُن کی دادرسی کریں گے، کیوں نہیں کریں گے؟

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، باؤ اختر علی پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں ایک اہم مسئلہ کی طرف آپ کی توجہ دلوانا چاہتا ہوں کہ یہ ایوان نہایت محترم ہے اور پچھلے کوئی ڈیڑھ مہینے سے ایوان کے تمام معزز ممبران کو medicines نہیں مل رہیں تو اس حوالے سے آپ کوئی strict orders کریں۔

جناب سپیکر: جی، میں نے ابھی بات کی ہے تو آپ کا یہ مسئلہ آج ہی حل ہو جائے گا۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، میاں طارق محمود!

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! سکھ کمیونٹی سے کچھ مہمان پنجاب اسمبلی کی کارروائی دیکھنے کے لئے آئے ہیں تو میں اُن کو welcome کہتا ہوں۔

جناب سپیکر: ہم سب اُن کو welcome کرتے ہیں۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! میرے بھائی میاں طارق محمود نے بات کر دی ہے۔ ہمارے بہت سارے سکھ مہمان خصوصاً کینیڈا اور انگلینڈ سے پنجاب اسمبلی کی کارروائی دیکھنے کے لئے آئے ہوئے ہیں تو میں on behalf of government انہیں خوش آمدید کہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، تشریف رکھیں۔ سردار تارا سنگھ جی، PSGPC سردار گوپال سنگھ، سردار بشن سنگھ اور سردار گرنٹھی صاحبان کو ایوان میں خوش آمدید کہتے ہیں۔ ان مہمانوں کو کمیٹی روم نمبر 1 میں چائے پلائی جائے اگر مجھے ٹائم ملا تو میں بھی اُدھر آ جاؤں گا۔

## تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: جی، اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار سردار وقاص حسن موکل، جناب احمد شاہ کھگہ دونوں میں سے کوئی معزز ممبر موجود نہیں ہے لہٰذا تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار چودھری عامر سلطان چیمہ کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 123 ڈاکٹر مراد راس کی ہے۔ جی، ڈاکٹر صاحب!

## چلڈرن ہسپتال کے اولڈ سرجیکل آئی سی یو میں وینٹی لیٹرز کی کمی

ڈاکٹر مراد راس: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "دُنیا" کی اشاعت مورخہ 28۔فروری 2018 کی خبر کے مطابق چلڈرن ہسپتال کے اولڈ سرجیکل آئی سی یو میں وینٹی لیٹر نایاب ہو گئے۔ ہسپتال انتظامیہ نے معاملہ حکام کے نوٹس میں لانے کی بجائے خاموشی

اختیار کر لی۔ چلڈرن ہسپتال جو کہ 1100 بیڈز کا ہسپتال ہے، عالمی ادارہ صحت کے مقررہ معیار کے مطابق اس ہسپتال میں کم از کم 110 وینٹی لیٹرز ہونے چاہئیں۔ اس کے برعکس ہسپتال میں صرف 80 وینٹی لیٹرز ہیں جن میں سے بیشتر خراب ہیں۔ ہسپتال کے اولڈ سرجیکل یونٹ میں دس وینٹی لیٹرز ہیں جو کہ تمام کے تمام خراب ہیں جس کے باعث وہاں موجود مریض بچوں کو سخت مشکلات کا سامنا ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

**جناب سپیکر:** اس تحریک التوائے کار کو جواب آنے تک pending کیا جاتا۔

**ڈاکٹر مراد راس:** جناب سپیکر! پچھلے ڈیڑھ ماہ سے اجلاس چل رہا ہے میں تو تحاریک التوائے کار پڑھی جا رہا ہوں لیکن ابھی تک ایک کا بھی جواب نہیں آیا۔

**جناب سپیکر:** آپ تشریف رکھیں۔ آپ نے یہ تحریک التوائے کار آج پڑھی ہے۔ اس کا جواب آ جائے گا۔

## رپورٹ
## (جو پیش ہوئی)
## خصوصی کمیٹی نمبر 9 کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

**جناب سپیکر:** اب میاں محمد اسلم اقبال سپیشل کمیٹی نمبر 9 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ رپورٹ ایوان میں پیش کریں۔

**MIAN MUHAMMAD ASLAM IQBAL:** Mr Speaker! I lay the Report of the Special Committee No.9.

**MR SPEAKER:** The Report of the Special Committee No.9 has been laid.

Now, the mover may move the motion for consideration of the report.

## رپورٹ
(جو زیر غور لائی گئی)
## رپورٹ برائے سپیشل کمیٹی نمبر9

**MIAN MUHAMMAD ASLAM IQBAL:** Mr Speaker! I move:

"That the Report of the Special Committee No.9, be taken into consideration at once."

**MR SPEAKER:** The motion moved is:

"That the Report of the Special Committee No.9, be taken into consideration at once."

Now, the motion moved and the question is:

"That the Report of the Special Committee No.9, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

**جناب سپیکر:** میاں محمد اسلم اقبال! آپ move کریں۔

## اسمبلی کا سپیشل کمیٹی نمبر9 کی سفارشات سے اتفاق

**MIAN MUHAMMAD ASLAM IQBAL:** Mr Speaker! I move:

"That the Assembly may agree with the recommendations of Special Committee No.9, as contained in the said Report."

**MR SPEAKER:** The motion moved is:

"That the Assembly may agree with the recommendations of Special Committee No.9, as contained in the said Report."

Now, the motion moved and the question is:

"That the Assembly may agree with the recommendations of Special Committee No.9, as contained in the said Report."

(The motion was carried.)

**قائد حزب اختلاف(میاں محمود الرشید):** جناب سپیکر!پاکستان کی تاریخ میں پہلی دفعہ بلوچستان سے سینیٹ کا چیئرمین منتخب ہوا ہے۔ ہم اس کو appreciate کرتے ہیں اور انہیں مبارکباد دیتے ہیں۔(قطع کلامیاں)

**جناب سپیکر:** میاں صاحب!آپ تشریف رکھیں۔

**قائد حزب اختلاف(میاں محمود الرشید):** جناب سپیکر!یہ تاریخی فیصلہ ہے۔ ہم سب ان کو مبارکباد دیتے ہیں کہ سینیٹ کا چیئرمین ایک بلوچ منتخب ہوا ہے۔ یہاں سے ان کو unanimously مبارکباد دینی چاہئے تاکہ بلوچ بھائیوں کو احساس ہو کہ پنجاب کے لوگوں کے دل بھی ہمارے ساتھ دھڑکتے ہیں۔ ہم سب ان کو مبارکباد دیتے ہیں اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ سینیٹ میں بلوچستان کا چیئرمین منتخب ہونے سے پاکستانی سیاست پر بالخصوص بلوچستان کے حوالے سے انتہائی دوررس اثرات مرتب ہوں گے۔ اس سے بہتری آئے گی اور بلوچستان کے لوگوں کا احساس محرومی ختم ہو گا۔ انہیں sense of participation ملے گی کہ قومی دھارے میں جو مرکزی عہدے ہیں ان میں سے ایک عہدہ بلوچ لوگوں کو ملا ہے۔ ہم اس کو appreciate کرتے ہیں اور انہیں مبارکباد دیتے ہیں۔(قطع کلامیاں)

**جناب سپیکر:** Order please. Order please. Order in the House. میاں محمد اسلم اقبال صاحب!اب آپ اپنی بات کریں۔

**میاں محمد اسلم اقبال:** جناب سپیکر!میں آپ کا اور سارے ایوان کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ جنہوں نے پنجاب کے بچوں اور بچیوں کے لئے جو تقریباً پچھلے 20 سال سے اکیڈمی مافیا کا شکار تھے، آج اس معزز ایوان میں آپ کی Chair نے مہربانی فرماتے ہوئے اس استحصالی نظام کے خلاف جو business take up کیا ہے۔ میں اس پر تہہ دل سے آپ کا اور تمام ممبران اسمبلی کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! یہ صرف میرا مسئلہ نہیں ہے بلکہ یہ ہم سب کے بچوں کا مسئلہ ہے اور پاکستان کے مستقبل کا مسئلہ ہے۔ میں آپ کے توسط سے مزید ایک بات کہہ کر اپنی بات کو ختم کروں گا۔ میں آپ سے یہ request کرنا چاہوں گا کہ اس معاملہ کو اب پنجاب حکومت نے وفاقی حکومت کے ساتھ take up کرنا ہے۔ اس کمیٹی کی recommendations کو حکومتی ممبران اور اپوزیشن کے ممبران نے مل کر متفقہ فیصلے کے ساتھ عوام کی نمائندگی کرتے ہوئے پاس کیا ہے۔ میری درخواست ہے کہ اس کو وقت پر take up کیا جائے تاکہ بچوں کے لئے اس کی جو recommendations سال 2018 کے لئے رکھی گئی ہیں ان پر عملدرآمد ہو سکے۔

**جناب سپیکر:** اسے note کیا جائے۔

**میاں محمد اسلم اقبال:** جناب سپیکر! آپ کو بھی credit جاتا ہے کہ آپ لوگوں نے بھی اس میں حصہ ڈالا ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ ہم نے اس پر کام کیا ہے لیکن کمیٹی کے اندر ایسی ایسی باتیں آئی تھیں جو ریکارڈ کا حصہ ہیں۔ کمیٹی میں ایک کنٹرولر صاحبہ آئی تھیں اگر آپ صرف ان کی باتوں کو سن لیتے تو رونگٹے کھڑے ہو جاتے کہ کس طرح پنجاب کے بچوں اور بچیوں کا استحصال خاص طبقہ اور خاص اکیڈمی مافیا کر رہا تھا۔ ان کی جیبوں میں اربوں روپے جا رہے تھے اور کوئی ان بچوں کا پرسان حال نہیں تھا۔ آج آپ کی Chair کو یہ credit جاتا ہے، آپ نے مہربانی کی ہے اور تمام ایوان کو credit جاتا ہے جس پر میں آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! میں یہ امید کرتا ہوں کہ آپ آگے بھی مہربانی کرتے ہوئے یہاں بیٹھے ہوئے تمام ممبران کی بات وفاقی لیول پر take up کریں گے تاکہ as early as possible سال 2018 کے اندر اس استحصالی نظام سے چھٹکارا حاصل ہو تاکہ غریبوں کے بچے اکیڈمیوں سے بچ سکیں۔ ڈیرہ غازی خان، راجن پور اور دور دراز علاقوں میں بیٹھا ہوا طالب علم جو ان اکیڈمیوں کی فیس نہیں دے سکتا جو پڑھنا چاہتا ہے، جو اپنے ماں باپ اور پاکستان کا نام روشن کرنا چاہتا ہے۔ آج آپ لوگوں نے یہ business take up کر کے ان کو حوصلہ دیا اور یہ بتایا ہے کہ پنجاب کی عوام جاگ رہی ہے۔ ہم انشاءاللہ غریب کے بچوں کے ساتھ کھڑے ہیں اور ان میں سے جو انجینئر یا ڈاکٹر بن کر اس ملک کی خدمت کرنا چاہتا ہے تو ہم اور آپ ان کے پیچھے کھڑے ہیں۔

جناب سپیکر! میں امید کرتا ہوں کہ اس بزنس کوFederal level پر جتنی جلدی ہو سکے گا آپtake up کروائیں گے۔

**جناب سپیکر:** میاں صاحب! آپ کا بہت شکریہ۔

**محترمہ شُنیلا رُوت:** جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

**جناب سپیکر:** محترمہ! ابھی آپ تشریف رکھیں کیونکہ میں نےquestion put کر دیا ہے لہٰذا اب مہربانی کریں۔ آپ تشریف رکھیں۔ میں آپ کو ضرور وقت دوں گا۔

## غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

### مسودہ قانون

### (جو زیر غور لایا گیا)

**جناب سپیکر:** اب ہم غیر سرکاری ارکان کی کارروائی شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پر درج ذیل مسودہ قانون اور مفاد عامہ سے متعلق قراردادیں ہیں۔

### مسودہ قانون انند کاراج پنجاب 2017

**MR SPEAKER**: Now, we take up the Punjab Anand Karaj Bill 2017. First reading starts. Mr Ramesh Singh Arora may move the motion for consideration of the Bill.

**MR RAMESH SINGH ARORA**: Mr Speaker! I move:

> "That the Punjab Anand Karaj Bill 2017, as recommended by the Standing Committee on Human Rights and Minorities Affairs, be taken into consideration at once."

**MR SPEAKER**: The motion moved is:

> "That the Punjab Anand Karaj Bill 2017, as recommended by the Standing Committee on Human

Rights and Minorities Affairs, be taken into consideration at once."

**وزیر قانون و پارلیمانی امور(رانا ثناءاللہ خان):** جناب سپیکر! گورنمنٹ آف پنجاب اس بل کو oppose نہیں کرتی بلکہ اس کو welcome کرتی ہے۔

**MR SPEAKER:** Thank you. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Punjab Anand Karaj Bill 2017, as recommended by the Standing Committee on Human Rights and Minorities Affairs, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

**محترمہ شُنیلا رُوت:** جناب سپیکر! میں سردار صاحب کو مبارکباد پیش کرنا چاہتی ہوں۔

**جناب سپیکر:** محترمہ! آپ بعد میں مبارکباد پیش کر دیجئے گا۔

**CLAUSES 3 to 9**

**MR SPEAKER:** Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clauses 3 to 9 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these Clauses, the question is:

"That Clauses 3 to 9 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

**CLAUSE 2**

**MR SPEAKER**: Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

**CLAUSE 1**

**MR SPEAKER**: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

**PREAMBLE**

**MR SPEAKER**: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

**LONG TITLE**

**MR SPEAKER**: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

**MR SPEAKER**: Third reading starts. Mr Ramesh Singh Arora!

**MR RAMESH SINGH ARORA:** Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Anand Karaj Bill 2017, be passed."

**MR SPEAKER**: The motion moved is:

"That the Punjab Anand Karaj Bill 2017, be passed."

Now, the motion moved and the question is:

"That the Punjab Anand Karaj Bill 2017, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

Applause!

**وزیر قانون وپارلیمانی امور (رانا ثناءاللہ خان):** جناب سپیکر! میں اس بل کے اس معزز ایوان سے پاس ہونے پر سردار رمیش سنگھ اروڑا کو جو کہ اس بل کے moverہیں، سکھ کمیونٹی کے اکابرین اور معززین جو کہ اس ایوان کی گیلری میں موجود ہیں، ان کی وساطت سے پاکستانی سکھ کمیونٹی جو کہ پاکستان میں پاکستانی

شہری ہیں، یہاں پر آباد ہیں وہ ہمارے بھائی ہیں اور ہمارے ساتھ ہیں تو میں ان سب کو اپنی، اس معزز ایوان کی اور وزیر اعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف کی طرف سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

(نعرہ ہائے تحسین)

**قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید):** جناب سپیکر! ہمارے سکھ بھائیوں کا یہ دیرینہ مطالبہ اور خواہش تھی اور آج اس بل کی approval پر ہم اپوزیشن کے تمام ممبران سکھ کمیونٹی کو مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

**جناب سپیکر:** بہت شکریہ۔ جی، وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور!

**وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو):** جناب سپیکر! سب سے پہلے میں جناب رمیش سنگھ اروڑا کو آج اس بل کے پاس ہونے پر بہت مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ میں سب سے بڑھ کر وزیر اعلیٰ میاں محمد شہباز شریف اور وزیر قانون رانا ثناء اللہ خان کا بے حد مشکور ہوں on behalf of myself as well as on behalf of the Department. اس گورنمنٹ نے سب سے پہلے جو Christian minorities کے نکاح نامے رجسٹرڈ نہیں ہوتے تھے وہ رجسٹرڈ کروائے اس کے متعلق اب کوئی اِکا دُکا شکایات آتی ہیں لیکن اس کے باوجود جب میں نے معزز وزیر قانون کو request کی تو پھر انہوں نے اس کے نادرا کے ساتھ attachment کے بھی orders جاری فرما دیئے جس پر کام ہو چکا ہے۔ Minorities کی شادیاں جو کہ رجسٹرڈ نہیں ہوتی تھیں اب نہ صرف ہر یونین کونسل کی سطح پر شادیاں بلکہ بچوں کی پیدائش اور فوتیدگی ہر چیز وہاں پر رجسٹرڈ ہوتی ہے۔ ہمارے یہاں ہندو کمیونٹی جو کہ اقلیت میں ہے ان کا ایک بل تھا جو کہ ہمارے ہندو بھائی اس اسمبلی میں لائے گورنمنٹ اور اپوزیشن نے اس بل کے لئے unanimous vote دیئے اور اس کو بھی پاس کروایا تو اس کے لئے بھی میں گورنمنٹ اور پھر وزیر قانون کا شکر گزار ہوں۔

جناب سپیکر! آج at last but not least جناب رمیش سنگھ اروڑا اور ان کے ساتھ ساتھ کینیڈا، انگلینڈ اور پوری دنیا سے سکھ یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ جس طرح معزز وزیر قانون نے فرمایا ہے کہ سکھ حضرات پاکستان یا جہاں کہیں بھی ہیں وہ پاکستان کے ساتھ اپنی محبت اور عقیدت کا اظہار کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! یہ پہلی مرتبہ ہوا ہے کہ تینوں minorities کے بارے میں legislation ہوئی ہے اور یہ تمام credit میاں محمد شہباز شریف، لاءڈیپارٹمنٹ اور وزیر قانون کو جاتا ہے۔ آپ کا بہت شکریہ

جناب رمیش سنگھ اروڑا: جناب سپیکر! مجھے بات کرنے کے لئے تھوڑا ساوقت دیجئے گا کیونکہ آج ایک تاریخی موقع ہے۔ میں جتنے بھی یہاں پر معزز ممبران بیٹھے ہیں ان کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔ اِک اونکا رست نام کرتا پُرکھ نِربھو نِرویر اکال مورت اجونی سے بھنگ گور پرشاد۔ پاک ہے وہ ذات جو بہت بے نیاز ہے نہ وہ کسی کا باپ ہے نہ وہ کسی کا بیٹا ہے اور اس کا کوئی ہمسر نہیں۔ سب سے پہلے تو میں آج پنجاب اسمبلی کے اس مقدس ایوان میں جو تاریخ رقم ہوئی ہے اس کے لئے آپ، لاءمنسٹر، راجہ اشفاق سرور، وزیر اقلیتی امور جناب خلیل طاہر سندھو، باقی ساری cabinet اپنے معزز ممبران اور اپوزیشن کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور ان کو اس پر مبارکباد پیش کرتا ہوں کیونکہ پاکستان اس دنیا کے خطے میں پہلا ملک ہے کہ جہاں پر آج باقاعدہ طور پر سکھ میرج رجسٹریشن پر legislation ہوئی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں خداوند کریم کا بھی شکر ادا کرتا ہوں اور اس کے سامنے سربسجود ہوں۔ میں اپنی والدہ محترمہ ماتا جی کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں جن کی دعاؤں کے صدقے پہلے مرتبہ یہ ممکن ہوا ہے کہ پنجاب اسمبلی کے اس ایوان میں 1947 کے بعد سکھ کمیونٹی کی representation آئی اور اس کا credit بھی no doubt میری قیادت میاں محمد شہباز شریف اور میاں محمد نواز شریف کو جاتا ہے۔

جناب سپیکر! میں اس بل کے لئے رانا ثناءاللہ خان کا جتنا بھی شکریہ ادا کروں وہ کم ہے کیونکہ جس دن میں اس بل کو لے کر آیا تو میں نے معزز وزیر قانون سے اس کو discuss کیا، بہر حال ان کی support میرے ساتھ رہی اور انہوں نے ہر موقع پر مجھے support کیا ہے۔ معزز وزیر قانون نے پہلے دن ہی یہ کہا تھا کہ یہ آپ کا دیرینہ مطالبہ ہے اور ہم اس کو support کرتے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ لاءڈیپارٹمنٹ، سیکرٹری لاء اور ڈائریکٹر لاء جو کہ پنجاب اسمبلی میں بیٹھتے ہیں ان کی پوری ٹیم کی support رہی۔

جناب سپیکر! میں معزز وزیر قانون اور ان کی پوری ٹیم کا انتہائی مشکور و ممنون ہوں۔ راجہ اشفاق سرور میرے محسن ہیں، انہوں نے ہمیشہ مجھے moral support دی اور اس بل میں

بھی مجھے جہاں جہاں راجہ صاحب کی ضرورت پڑی انہوں نے مجھے پوراsupport کیا جس پر میں اُن کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اسی طرح خلیل طاہر سندھو اور ان کی ٹیم کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ یہاں پر سیکرٹری صاحب بھی تشریف فرما ہیں میں اُن کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کیونکہ وہ اور ان کے محکمے نے پورے بل کوsupport کیا۔

جناب سپیکر! میں اپوزیشن کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کیونکہ میری سٹینڈنگ کمیٹی میں ان کے ممبران تھے جنہوں نےsupport کیا۔ میں ایک بات ریکارڈ پر لانا چاہوں گا کہ یہ بل آج پاس ہوا ہے تو ایک تاریخ رقم ہوئی ہے کیونکہ پاکستان کے اندر اس وقت 25 لاکھ کے قریب سکھ کمیونٹی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ minority کے اندر بھی minority ہے لیکن جس طریقے سے پاکستان اور ہماری حکومت نے سکھوں کو carry کیا ہے اُس کی مثال کہیں نہیں ملتی۔ انڈیا جہاں پر اِس وقت ڈیڑھ کروڑ سے زیادہ سکھ مقیم ہیں وہاں پر ابھی بھی بدقسمتی سے سکھوں کی شادی کی رجسٹریشن ہندو میرج ایکٹ کے تحت ہوتی ہے۔ وہاں پر ابھی بھی سکھ کی جب definition ہوتی ہے تو سکھ کو کہا جاتا ہے کہ یہ ہندو کا part ہے اور سکھ کیساداری ہندو ہے جو بڑی بدقسمتی کی بات ہے۔ وہاں پر ہمارے سکھ پارلیمنٹیرین چاہے وہ انڈیا کی پنجاب اسمبلی ہو چاہے دہلی کی قومی اسمبلی ہو، وہاں پر کھڑے ہو کر بے چارے ہر وقت اسی بات کا رونا روتے رہے ہوتے ہیں کہ سکھ میرج بل پر موقع دیتے ہوئے قانون سازی کی جائے لیکن بدقسمتی سے کبھی اُن کی شنوائی نہیں ہوئی۔

جناب سپیکر! میں پاکستان کی حکومت اور اپنی لیڈرشپ کو اس بات پر خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ جب بھی سکھوں کے related کوئی چیز یا مسئلہ آیا ہے تو ہمیشہ اُس کو priority دیتے ہوئے اس کو consider کیا گیا ہے جس کی ایک مثال آج یہاں پر آئی ہے کہ یہ بل متفقہ طور پر پاس ہونا اس بات کی غمازی کرتا ہے کہ پاکستانی قوم اور پاکستان کی چاہے کوئی بھی گورنمنٹ ہو وہ ہمیشہ اپنی اقلیتوں کو carry کرتی ہے اور اُن کا بھرپور تحفظ کرتی ہے۔ ہم دنیا بھر کو یہ پیغام دینا چاہتے ہیں کہ پاکستان کی سلطنت اقلیتوں سے ہمیشہ پیار کرتی ہے اور اُن کو ہمیشہ carry کرتی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ اپنے آپ کو اقلیت کہتے ہیں حالانکہ پاکستان کے جتنے بھی شہری ہیں چاہے وہ ہندو ہیں، سکھ ہیں یا عیسائی ہیں اُن سب کے basic rights برابر ہیں۔

**جناب رمیش سنگھ اروڑا:** جناب سپیکر! آپ بالکل ٹھیک فرما رہے ہیں۔ چونکہ یہ لفظ آئین میں درج ہے لیکن ہم نے اپنے آپ کو کبھی بھی اقلیت نہیں سمجھا اور ہمیشہ ہمیں اکثریت سے زیادہ پیار ملا ہے خاص طور پر میں سمجھتا ہوں کہ سکھ کمیونٹی کو ہمیشہ سب سے زیادہ پیار دیا گیا ہے۔ میں آخر میں اس دعا کے ساتھ کہ پاکستان اسی طرح دن دگنی رات چوگنی ترقی کرے۔ ہم سب مل کر پاکستان کی تعمیر و ترقی میں اپنا کردار ادا کریں۔ پاکستان زندہ باد۔ (نعرہ ہائے تحسین)

**جناب سپیکر:** شاباش۔

**محترمہ شُنیلا رُوت:** جناب سپیکر! میں نے بات کرنی ہے۔

**محترمہ فائزہ احمد ملک:** جناب سپیکر!۔۔۔

**جناب سپیکر:** پہلے محترمہ شنیلا رُوت کو بات کر لینے دیں۔

**وزیر محنت وانسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور):** جناب سپیکر! میں بھی بات کرنا چاہتا ہوں۔

**جناب سپیکر:** جی، فرمائیں!

**وزیر محنت وانسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور):** جناب سپیکر! پہلے محترمہ بات کر لیں۔

**MS SHUNILA RUTH:** Mr Speaker! Thank you. I would like to first welcome the most Honourable Members of the Sikh community who are here today.

جناب سپیکر! میں سمجھتی ہوں کہ آج ہم نے جو اقدام کیا ہے اس کے لئے اپنے سکھ بھائیوں اور پوری پارلیمنٹ کو مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ کیا ہی اچھا ہوتا کہ یہ بل گورنمنٹ لے کر آتی جو نہیں لے کر آئی لیکن اس کے باوجود ہم ان کو مبارکباد پیش کرتے ہیں کیونکہ یہ پرائیویٹ ممبر کا بل تھا۔ اپوزیشن کی استدعا پر اور بار بار کہنے پر پنجاب میں پہلی دفعہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے انسانی حقوق واقلیتی امور بنی اور یہ پہلا بل ہے جو سٹینڈنگ کمیٹی سے آیا ہے۔ یہ انسانی حقوق واقلیتی امور کا پہلا بل تھا جس پر میں رمیش سنگھ اروڑا اور پوری کمیٹی کو مبارکباد دیتی ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

**جناب سپیکر:** آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔ جی، راجہ اشفاق سرور!

**وزیر محنت و انسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور):** جناب سپیکر! شکریہ۔ سب سے پہلے میں مسلم لیگ اور حکومتِ پنجاب کی طرف سے رمیش سنگھ اروڑا اور پوری سکھ کمیونٹی کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ آج اپوزیشن یا حکومتی بنچوں کی بات نہیں ہے بلکہ یہ سہرا پاکستان کو جاتا ہے۔ آپ نے سینیٹ میں بھی دیکھا کہ وہاں untouchables کو representation ملی ہے۔ یہاں وہ تاریخ رقم ہوئی ہے جو انڈیا میں اتنی بڑی کمیونٹی ہونے کے باوجود نہیں ہوئی۔ پاکستان میں سکھ کمیونٹی کو جو respect اور recognition ملی ہے اس پر میں آپ سب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

**جناب سپیکر:** جی، محترمہ فائزہ احمد ملک!

**محترمہ فائزہ احمد ملک:** جناب سپیکر! شکریہ۔ جس طرح معزز منسٹر نے ابھی بات کی اسی طرح میں رمیش سنگھ اروڑا صاحب کو اپوزیشن کی جانب سے۔۔۔

**جناب سپیکر:** رمیش سنگھ اروڑا جی کہنا ہے۔

**محترمہ فائزہ احمد ملک:** جناب سپیکر! میں اپوزیشن اور حکومت کی جانب سے اس بل کو پاس کرانے پر مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ جس طرح راجہ صاحب نے ابھی کہا کہ بلوچستان کی نمائندگی سینیٹ کے اندر آئی اور انہوں نے untouchables کی بات کی لیکن کچھ دیر پہلے جو رویہ تھا جب معزز اپوزیشن لیڈر نے بلوچستان میں سینیٹ۔۔۔

**جناب سپیکر:** ماشاءاللہ آپ سب اکٹھے ہیں۔ اس میں کیا بُرائی ہے؟ (شور و غل)

**محترمہ فائزہ احمد ملک:** جناب سپیکر! سینیٹ کے چیئرمین صادق سنجرانی۔۔۔

**جناب سپیکر:** جی، بڑی مہربانی۔

**محترمہ فائزہ احمد ملک:** جناب سپیکر! جب اپوزیشن لیڈر نے بات کی تب یہاں بدتمیزی کی گئی۔ میں سمجھتی ہوں کہ پنجاب بڑا صوبہ ہے اور بڑا ہونے کی حیثیت سے چھوٹے صوبے کا خیال رکھنا چاہئے۔ مجھے اس پر انتہائی افسوس اور دکھ ہوا ہے اس لئے میں واک آؤٹ کرتی ہوں۔

(اس مرحلہ پر محترمہ فائزہ احمد ملک ایوان سے واک آؤٹ کر گئیں)

## کورم کی نشاندہی

**جناب محمد عارف عباسی:** جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

**جناب سپیکر:** جی، کورم کی نشاندہی ہوئی ہے لہٰذا گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہٰذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

**جناب سپیکر:** جی، گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جی، کورم پورا ہے لہٰذا کارروائی شروع کی جاتی ہے۔

## سرکاری کارروائی

### رپورٹیں

(جو ایوان کی میز پر رکھی گئیں)

**جناب سپیکر:** اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں اور آج کے ایجنڈے پر درج ذیل سرکاری کارروائی ہے:

1. Laying of Reports
2. Consideration and passage of the Bill

### ایچ یو ڈی اینڈ پی ایچ ای ڈیپارٹمنٹ حکومت پنجاب کی سپیشل آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 2015-16 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

**MR SPEAKER:** The Special Audit Reports on Private Housing Schemes under GDA Gujranwala, MDA, Multan and FDA, Faisalabad, HUD & PHE Department, Government of the Punjab for the audit year 2015-16. Minister for Law may lay the Reports!

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan):** Mr Speaker! I lay the Special Audit Reports on Private Housing Schemes under GDA Gujranwala, MDA, Multan and FDA, Faisalabad, HUD & PHE Department, Government of the Punjab, for the audit year 2015-16.

**MR SPEAKER**: The Special Audit Reports on Private Housing Schemes under GDA Gujranwala, MDA, Multan and FDA, Faisalabad, HUD & PHE Department, Government of the Punjab, for the audit year 2015-16 have been laid and referred to the Public Accounts Committee No. 2 for examination and report upto 31st May 2018.

**واسا لاہور، ایچ یو ڈی اینڈ پی ایچ ای ڈیپارٹمنٹ حکومت پنجاب کی سپیشل آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 15-2014 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا**

**MR SPEAKER:** Special Audit Report on Water & Sanitation Agency (WASA) Lahore, HUD & PHE Department, Government of the Punjab, for the audit year 2014-15. Minister for Law may lay the Report!

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan):** Mr Speaker! I lay the Special Audit Report on Water & Sanitation Agency (WASA) Lahore, HUD & PHE Department, Government of the Punjab, for the audit year 2014-15.

**MR SPEAKER:** The Special Audit Report on Water & Sanitation Agency (WASA) Lahore, HUD & PHE Department, Government of the Punjab, for the audit year 2014-15 have been laid and referred to the Public Accounts Committee No.1 for examination and report up to 31st May 2018.

**راولپنڈی، اسلام آباد میٹرو بس پراجیکٹ ایچ یو ڈی اینڈ پی ایچ ای ڈیپارٹمنٹ حکومت پنجاب کی تعمیراتی آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 16-2015**

## کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

**MR SPEAKER:** The Project Audit Report on construction of Rawalpindi-Islamabad Metro Bus Project, HUD & PHE Department, Government of the Punjab, for the audit year 2015-16. Minister for Law may lay the Report!

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan):** Mr Speaker! I lay the Project Audit Report on construction of Rawalpindi-Islamabad Metro Bus Project, HUD & PHE Department, Government of the Punjab, for the audit year 2015-16.

**MR SPEAKER:** The Project Audit Report on construction of Rawalpindi-Islamabad Metro Bus Project, HUD & PHE Department, Government of the Punjab, for the audit year 2015-16 have been laid and referred to the Public Accounts Committee No. 1 for examination and report up to 31st May 2018.

## مسودات قانون

### (جو زیر غور لائے گئے)

### مسودہ قانون (تنسیخ) بہاولپور ڈویلپمنٹ اتھارٹی 2018

**MR SPEAKER:** Now we take up the Bahawalpur Development Authority (Repeal) Bill 2018. First reading starts. Minister for Law may move the motion for consideration of Bill.

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan):** Mr Speaker! I move:

> "That the Bahawalpur Development Authority (Repeal) Bill 2018, as recommended by Standing Committee on Housing, Urban Development and Public Health Engineering, be taken into consideration at once."

**MR SPEAKER:** The motion moved is:

"That the Bahawalpur Development Authority (Repeal) Bill 2018, as recommended by Standing Committee on Housing, Urban Development and Public Health Engineering, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it.

Now, the motion moved and the question is:

"That the Bahawalpur Development Authority (Repeal) Bill 2018, as recommended by Standing Committee on Housing, Urban Development and Public Health Engineering, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

**CLAUSES 2 & 3**

**MR SPEAKER**: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clauses 2 & 3 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these Clauses, the question is:

"That Clauses 2 & 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

**CLAUSE 1**

**MR SPEAKER**: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

**PREAMBLE**

**MR SPEAKER**: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

**LONG TITLE**

**MR SPEAKER**: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

**MR SPEAKER**: Third reading starts. Minister for Law!

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan):** Mr Speaker! I move:

"That the Bahawalpur Development Authority (Repeal) Bill 2018, be passed."

**MR SPEAKER**: The motion moved is:

"That the Bahawalpur Development Authority (Repeal) Bill 2018, be passed."

Now, the motion moved and the question is:

"That the Bahawalpur Development Authority (Repeal) Bill 2018, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

## مسودہ قانون (پنجاب ترمیم) حدود سماعت 2018

**MR SPEAKER**: Now, we take up the Limitation (Punjab Amendment) Bill 2018. First reading starts. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan):** Mr Speaker! I move:

> "That the Limitation (Punjab Amendment) Bill 2018, as recommended by Standing Committee on Law, be taken into consideration at once."

**MR SPEAKER**: The motion moved is:

> "That the Limitation (Punjab Amendment) Bill 2018, as recommended by Standing Committee on Law, be taken into consideration at once."

There is an amendment in it. The amendment is from: Mian Mehmood-ur-Rasheed, Malik Taimoor Masood, Mr Asif Mehmood, Raja Rashid Hafeez, Mr Ijaz Khan, Mr Muhammad Arif Abbasi, Mr Ejaz Hussain Bukhari, Dr Salah-ud-Din Khan, Mr Ahmed Khan Bhacher, Mr Muhammad Sibtain Khan, Mr Muhammad Shoaib Siddiqui, Mian Muhammad Aslam Iqbal, Dr Murad Raas, Mr Masood Shafqat, Mr Zaheer-ud-Din Khan Alizai, Mr Javed Akhtar, Mr Waheed Asghar Dogar, Mr Khan Muhammad Jahanzaib Khan Khichi, Mr Abdul Majeed Khan Niazi, Mrs Nighat Intisar, Mrs Saadia Sohail Rana, Dr Nausheen Hamid, Mrs Raheela Anwar, Ms Nabila Hakim Ali Khan, Mrs Naheed Naeem, Ms Shunila Ruth, Sardar Ali Raza Khan Dreshak, Mr Ahmad Ali Khan Dreshak, Mr Khurram Shahzad, Ch. Moonis Elahi, Ch Aamar Sultan Cheema, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Sardar Vickas Hasan Mokal, Mrs Khadija Umar, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mrs Baasima Chaudhary, Qazi Ahmed Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Makhdoom Syed Ali Akbar Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Mrs Faiza Ahmed Malik, Khawaja Muhammad Nizam ul Mehmood, Dr Syed Waseem Akhtar and Mr Ehsan Riaz Fatyana. Any mover may move it.

**MS SHUNILA RUTH:** Mr Speaker! I move:

"That the Limitation (Punjab Amendment) Bill 2018, as recommended by the Standing Committee on Law, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 15th March 2018."

**MR SPEAKER:** The motion moved is:

"That the Limitation (Punjab Amendment) Bill 2018, as recommended by the Standing Committee on Law, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 15th March 2018."

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan):** Mr Speaker! I oppose.

جناب سپیکر: جی، انہوں نے oppose کیا ہے۔ آپ بات کریں۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ آپ نے مجھے اس پر بات کرنے کا موقع دیا۔ میں اس بل کو درحقیقت میں oppose نہیں کر رہی ہوں بلکہ میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ یہ اقدام جو کیا گیا ہے یہ ہائیکورٹ کی direction پر کیا گیا ہے ہائیکورٹ نے کہا کہ جو لوگوں کی بہتری کے لئے ایک ایسا اقدام جو کیا جا رہا ہے اور ایک ترمیم لائی جا رہی ہے تو میری یہ گزارش ہے کہ اس کو elicit کیا جائے، اس کی تشہیر کی جائے کیونکہ جب بھی ہم کسی قانون میں کوئی اچھی ترمیم لے کر آتے ہیں تو لوگوں کو اس کی awareness دینی بہت ضروری ہوتی ہے۔ اگر لوگوں کو پتا نہیں چلے گا کہ پہلے یہ کلاز تھی پھر اس کو ختم کر دیا گیا اور اب اس کو پھر دوبارہ لے کر آ رہے ہیں اس لئے میں سمجھتی ہوں کہ اس کو لوگوں تک پہنچانا بہت ضروری ہے۔ آپ مجھے یہ کہیں گے کہ ہم نے website پر ڈال دیا، ہم نے اس بارے میں لوگوں کو بتا دیا لیکن ہمارے میں کتنے لوگ ہیں جو website پڑھتے ہیں؟ میں سمجھتی ہوں کہ اس کو عام لوگوں تک جانا چاہئے کیونکہ ۔۔۔

(اذان ظہر)

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ شُنیلارُوت: جناب سپیکر! میں یہ کہہ رہی تھی کہ اپوزیشن کی طرف سے یہ جو ترمیم دی گئی ہے اس کا مقصد یہ ہے کہ اس کو elicit کیا جائے اور لوگوں کو اس کا بتایا جائے۔ جب بھی ہم کوئی قانون بناتے ہیں اور جو لوگوں کی بہتری کے لئے ہوتا ہے اس میں بہت ضروری ہوتا ہے کہ لوگ اس سے aware ہوں کیونکہ پہلے یہ قانون تھا پھر اس کو ختم کر دیا گیا اور اب ہائیکورٹ کی direction پر اس میں دوبارہ سے ترمیم لائی جا رہی ہے تو میں سمجھتی ہوں کہ یہ اچھی ترمیم ہے لیکن اس کی تشہیر ہونی چاہئے، لوگوں کو awareness دینے کے لئے بہت ضروری تھا۔ میرا اس میں دوسرا پوائنٹ یہ ہے کہ آپ نے اس میں 90 days for the revision of the application دیئے ہیں اس میں یہ بھی ممکن ہے کہ کوئی اس کو delaying tactics کے طور پر استعمال کرے اور جب 89 days or 88 days رہ جائیں تو پھر وہ اپنی application کو فائل کرے۔

جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ اس کو دیکھنا بہت ضروری ہے اور پھر اس revision application کو dispose of کرنے کی کوئی میعاد نہیں دی گئی۔ یہ نہ ہو کہ پھر سالہا سال کیس چلتا رہے تو میری یہ درخواست اور recommendation ہو گی کہ delaying tactics سے بچنے کے لئے جو بھی revision application آتی ہے اس کو dispose of کرنے کے لئے deadline مقرر کی جائے تاکہ لوگوں کو واقعی ریلیف مل سکے کیونکہ یہ ریلیف دینے کے لئے ہی دوبارہ قانون میں یہ ترمیم لائی جا رہی ہے تو اس ضمن میں یہ کہنا چاہوں گی کہ ایک تو اس کی تشہیر کی جائے، اس کے بارے میں لوگوں کو awareness دی جائے تاکہ لوگ confuse نہ ہوں۔ اکثر لوگ confuse ہو جاتے ہیں اور پھر ان کو یہ بھی سمجھ نہیں آتی کہ قانون کیا ہے؟

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ delaying tactics کو روکنے کے لئے اقدامات ہونے چاہئیں اور application کی dispose of مدت یا deadline اس میں ضرور آنی چاہئے تاکہ لوگوں کو واقعی طور پر ریلیف مل سکے۔

جناب سپیکر: جی، آپ اس کو oppose تو نہیں کر رہیں؟

محترمہ شُنیلارُوت: جناب سپیکر! نہیں، میں یہ recommendation دے رہی ہوں جو کہ بہت ضروری ہے۔ شکریہ

**جناب سپیکر:** چلیں! ٹھیک ہے، پوچھتے ہیں۔

**وزیر قانون وپارلیمانی امور (رانا ثناءاللہ خان):** جناب سپیکر! اس میں جو Limitation Act 1908 ہے اس کے سیکشن نمبر 115 کے تحت جو revision دائر ہوتی ہے اس revision کو ہم شیڈول ون میں شامل کرنا چاہتے ہیں تاکہ اس پر جو delay ہے اس کو condone کیا جاسکے۔ یہ تو بڑی positive and minor amendment ہے اس کو further delay کرنے سے کوئی مقصد حاصل نہیں ہو گا جب سے یہ ترمیم move ہوئی ہے تب سے یہ پنجاب لاءڈیپارٹمنٹ کی website پر already موجود تھی تو اس میں کوئی further consideration والی بات نہیں ہے۔

**MR SPEAKER**: The motion moved is:

"That the Limitation (Punjab Amendment) Bill 2018, as recommended by the Standing Committee on Law, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 15th March 2018."

**معزز ممبران حزب اختلاف:** جناب سپیکر! Ayes زیادہ ہو گئے ہیں۔

**جناب سپیکر:** جی، نہیں۔ ایسے نہیں ہے۔ میں نے repeat کیا ہی نہیں۔

**معزز ممبران حزب اختلاف:** جناب سپیکر! آپ نے سوال کیا ہے اور انہوں نے Ayes کہہ دیا ہے۔

**جناب سپیکر:** یہ آپ نے کیا ہے ناں!

The motion moved is:

"That the Limitation (Punjab Amendment) Bill 2018, as recommended by the Standing Committee on Law, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 15th March 2018."

(The motion was lost.)

Now, the motion moved and the question is:

"That the Limitation (Punjab Amendment) Bill 2018, as recommended by Standing Committee on Law, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

**CLAUSE 2**

**MR SPEAKER**: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

**CLAUSE 1**

**MR SPEAKER**: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

**PREAMBLE**

**MR SPEAKER**: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

**LONG TITLE**

**MR SPEAKER**: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

**MR SPEAKER**: Third reading starts. Minister for Law!

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan):** Mr Speaker! I move:

"That the Limitation (Punjab Amendment) Bill 2018, be passed."

**MR SPEAKER**: The motion moved is:

"That the Limitation (Punjab Amendment) Bill 2018, be passed."

Now, the motion moved and the question is:

"That the Limitation (Punjab Amendment) Bill 2018, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

## مسودہ قانون سیالکوٹ یونیورسٹی 2018

**MR SPEAKER**: Now, we take up the University of Sialkot Bill 2018. First reading starts. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan):** Mr Speaker! I move:

"That the University of Sialkot Bill 2018, as recommended by Standing Committee on Education, be taken into consideration at once."

## کورم کی نشاندہی

**جناب محمد عارف عباسی:** جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

**جناب سپیکر:** جی، کورم کی نشاندہی کی گئی ہے۔ گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: معزز ممبران اپنی اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں۔ گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

گنتی کی گئی ہے۔ کورم پورا ہے لہٰذا کارروائی شروع کی جاتی ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔ اس وقت ایوان میں 89 ممبران موجود ہیں۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔ آپ کی بات پر افسوس ہے۔ کورم پورا ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! 89 ممبران ہیں۔

## مسودہ قانون سیالکوٹ یونیورسٹی 2018

(۔۔۔جاری)

جناب سپیکر: جی، نہیں۔ کورم پورا ہے لہٰذا کارروائی شروع کی جاتی ہے۔

The motion moved is:

"That the University of Sialkot Bill 2018, as recommended by the Standing Committee on Education, be taken into consideration at once."

There is an amendment in it. The amendment is from: Mian Mehmood-ur-Rasheed, Malik Taimoor Masood, Mr Asif Mehmood, Raja Rashid Hafeez, Mr Ijaz Khan, Mr Muhammad Arif Abbasi, Mr Ejaz Hussain Bukhari, Dr Salah-ud-Din Khan, Mr Ahmed Khan Bhacher, Mr Muhammad Sibtain Khan, Mr Muhammad Shoaib Siddiqui, Mian Muhammad Aslam Iqbal, Dr Murad Raas, Mr Masood Shafqat, Mr Zaheer-ud-Din Khan Alizai, Mr Javed Akhtar, Mr Waheed Asghar Dogar, Mr Khan Muhammad Jahanzaib Khan Khichi, Mr Abdul Majeed Khan Niazi, Mrs Nighat Intisar, Mrs Saadia Sohail Rana, Dr Nausheen Hamid, Mrs Raheela Anwar, Ms Nabila Hakim Ali Khan, Mrs Naheed Naeem, Ms Shunila Ruth, Sardar Ali Raza Khan Dreshak,

Mr Ahmad Ali Khan Dreshak, Mr Khurram Shahzad, Ch Moonis Elahi, Ch Aamar Sultan Cheema, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Sardar Vickas Hasan Mokal, Mrs Khadija Umar, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mrs Baasima Chaudhary, Qazi Ahmed Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Makhdoom Syed Ali Akbar Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmed, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Mrs Faiza Ahmed Malik, Khawaja Muhammad Nizam ul Mehmood, Dr Syed Waseem Akhtar, Mr Ehsan Riaz Fatyana and Mr Ali Salman. Any mover may move it. Since, no one wants to move it; the same is taken as withdrawn.

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! آپ معزز ممبر ہیں، جھوٹ نہ بولیں۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! ہم نے وہ ترمیم withdraw کر لی ہے۔

جناب سپیکر: آپ نے وہ ترمیم withdraw کر لی ہے؟

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! جی، ہم نے وہ ترمیم withdraw کر لی ہے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

Now, the question is:

"That the University of Sialkot Bill 2018, as recommended by Standing Committee on Education, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

**CLAUSES 3 & 4**

**MR SPEAKER:** Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clauses 3 & 4 of the Bill are under consideration. Since there are no amendments in these Clauses, the question is:

"That Clauses 3 & 4 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

## ADDITION OF NEW CLAUSE 5

**MR SPEAKER**: There is an amendment is this motion. The amendment is from: Mian Mehmood-ur-Rasheed, Malik Taimoor Masood, Mr Asif Mehmood, Raja Rashid Hafeez, Mr Ijaz Khan, Mr Muhammad Arif Abbasi, Mr Ejaz Hussain Bukhari, Dr Salah-ud-Din Khan, Mr Ahmed Khan Bhacher, Mr Muhammad Sibtain Khan, Mr Muhammad Shoaib Siddiqui, Mian Muhammad Aslam Iqbal, Dr Murad Raas, Mr Masood Shafqat, Mr Zaheer-ud-Din Khan Alizai, Mr Javed Akhtar, Mr Waheed Asghar Dogar, Mr Khan Muhammad Jahanzaib Khan Khichi, Mr Abdul Majeed Khan Niazi, Mrs Nighat Intisar, Mrs Saadia Sohail Rana, Dr Nausheen Hamid, Mrs Raheela Anwar, Ms Nabila Hakim Ali Khan, Mrs Naheed Naeem, Ms Shunila Ruth, Sardar Ali Raza Khan Dreshak, Mr Ahmad Ali Khan Dreshak, Mr Khurram Shahzad, Ch Moonis Elahi, Ch Aamar Sultan Cheema, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Sardar Vickas Hasan Mokal, Mrs Khadija Umar, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mrs Baasima Chaudhary, Qazi Ahmed Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Makhdoom Syed Ali Akbar Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmed, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Mrs Faiza Ahmed Malik, Khawaja Muhammad Nizam ul Mehmood, Dr Syed Waseem Akhtar, Mr Ehsan Riaz Fatyana and Mr Ali Salman. Any mover may move it.

**MS SHUNILA RUTH:** Mr Speaker! I move:

> That after Clause 4 of the Bill, the following new Clause be added and subsequent Clauses be renumbered accordingly:
>
> "5 **Teaching in the University:** (1) A discipline to be called Islamic and Pakistan Studies shall be offered as a

compulsory subject at the bachelor's level in the university and the constituent colleges but the non-Muslim students may opt for Ethics and Pakistan Studies.

(2) A degree, diploma or certificate shall be granted to a student who fulfills the prescribed requirements for that degree, diploma or certificate.

(3) A continuous evaluation shall be built into the system of studies."

**MR SPEAKER:** The motion moved is:

That after Clause 4 of the Bill, the following new Clause be added and subsequent Clauses be renumbered accordingly:

"**5.Teaching in the University**: (1) A discipline to be called Islamic and Pakistan Studies shall be offered as a compulsory subject at the bachelor's level in the university and the constituent colleges but the non-Muslim students may opt for Ethics and Pakistan Studies.

(2) A degree, diploma or certificate shall be granted to a student who fulfills the prescribed requirements for that degree, diploma or certificate.

(3) A continuous evaluation shall be built into the system of studies."

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan):** Mr Speaker! I oppose.

**جناب سپیکر:** جی، محترمہ!

**محترمہ شُنیلا رُوت:** جناب سپیکر! شکریہ۔ ہم نے اس بل میں Clause 5 کی addition اس لئے کی ہے چونکہ میں سمجھتی ہوں کہ اسلامک سٹڈی کو بھی اس میں include کرنا چاہئے کیونکہ مذہبی تعلیم اور اسلامک سٹڈی کا کوئی ڈیپارٹمنٹ نہیں ہے۔ جیسے باقی سکولوں اور کالجوں میں اس کو compulsory کیا ہوا ہے اور غیر مسلم Ethics یا پاکستان سٹڈی پڑھتے ہیں میں ذاتی طور پر اس سے agree نہیں کرتی کہ انہیں Ethics اور پاکستان سٹڈی پڑھائی جائے بلکہ میرا اپنا ذاتی point of view یہ ہے کہ انہیں religious education دی جائے لیکن ابھی اس پر کوئی خاطر خواہ فیصلہ نہیں ہو سکا۔

جناب سپیکر! میں سمجھتی ہوں کہ کم از کم اس سٹڈی کے لئے ایک ڈیپارٹمنٹ ہونا چاہئے اور ان کے لئے option کھلی ہونی چاہئے this should be open آپ نے یونیورسٹی کا بڑا اچھا انتظام کیا ہے ایجوکیشن بہت important ہے اور

I am all there for education because education is key to development.

جناب سپیکر! میں سمجھتی ہوں کہ یہ ایک اچھا اقدام ہے، اسے بروئے کار لانے، اسے اور زیادہ مضبوط بنانے کے لئے اور ہمارے بچوں میں اخلاقیات جنم دینے کے لئے بڑا ضروری ہے کہ ہم انہیں ساتھ ساتھ مذہبی تعلیم بھی دیں اور جو غیر مسلم بچے ہیں جو اسلامیات نہیں پڑھتے ان کے لئے کوئی اور خاطر خواہ انتظام ہونا چاہئے اس لئے میں سمجھتی ہوں کہ ڈیپارٹمنٹ بنانے میں حکومت کو کیا اعتراض ہے لہٰذا میری تجویز ہے کہ اس کے لئے ایک independent department بنایا جایا۔

**جناب سپیکر:** جی، لاء منسٹر!

**وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان):** جناب سپیکر! محترمہ نے ترمیم کے ذریعے جس مقصد یا object کے حصول کی بات کی ہے that is already there پنجاب میں گریجویشن سطح کی تمام ڈگریوں

کے حصول کے لئے اسلامیات ہے اور مطالعہ پاکستان کی تعلیم پہلے سے ہی لازمی ہے تاہم غیر مسلم طلباء
کو یہ اختیار ہے کہ وہ اسلامیات کی جگہ Ethics کے مضمون کا چناؤ کر سکتے ہیں is already there. That is

**MR SPEAKER:** Now, the question is:

> "That after Clause 4 of the Bill, the following new Clause be added and subsequent Clauses be renumbered accordingly:
>
> "**5.Teaching in the University**: (1) A discipline to be called Islamic and Pakistan Studies shall be offered as a compulsory subject at the bachelor's level in the university and the constituent colleges but the non-Muslim students may opt for Ethics and Pakistan Studies.
>
> (2) A degree, diploma or certificate shall be granted to a student who fulfills the prescribed requirements for that degree, diploma or certificate.
>
> (3) A continuous evaluation shall be built into the system of studies."

(The motion was lost.)

## CLAUSES 5 to 30

**MR SPEAKER:** Now, Clauses 5 to 30 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these Clauses, the question is:

> "That Clauses 5 to 30 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

## SCHEDULE

**MR SPEAKER**: Now, the Schedule of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Schedule of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

**CLAUSE 2**

**MR SPEAKER**: Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

**CLAUSE 1**

**MR SPEAKER**: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

**PREAMBLE**

**MR SPEAKER**: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

**LONG TITLE**

**MR SPEAKER**: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

**MR SPEAKER**: Third reading starts. Minister for Law!

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan)**: Mr Speaker! I move:

"That the University of Sialkot Bill 2018, be passed."

**MR SPEAKER:** The motion moved is:

"That the University of Sialkot Bill 2018, be passed."

The motion moved and the question is:

"That the University of Sialkot Bill 2018, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

## مسودہ قانون نارووال یونیورسٹی 2018

**MR SPEAKER:** Now, we take up the University of Narowal Bill 2018. First reading starts. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan)**: Mr Speaker! I move:

"That the University of Narowal Bill 2018, as recommended by the Standing Committee on Education, be taken into consideration at once."

**MR SPEAKER:** The motion moved is:

"That the University of Narowal Bill 2018, as recommended by the Standing Committee on Education, be taken into consideration at once."

There is an amendment in it. The amendment is from: Mian Mehmood-ur-Rasheed, Malik Taimoor Masood, Mr Asif Mehmood, Raja Rashid Hafeez, Mr Ijaz Khan, Mr Muhammad Arif Abbasi, Mr Ejaz Hussain Bukhari, Dr Salah-ud-Din Khan, Mr Ahmed Khan Bhacher, Mr Muhammad Sibtain Khan, Mr Muhammad Shoaib Siddiqui, Mian Muhammad Aslam Iqbal, Dr Murad Raas, Mr Masood Shafqat, Mr Zaheer-ud-Din Khan Alizai, Mr Javed Akhtar, Mr Waheed Asghar Dogar, Mr Khan Muhammad Jahanzaib Khan Khichi, Mr Abdul Majeed Khan Niazi, Mrs Nighat Intisar, Mrs Saadia Sohail Rana, Dr Nausheen Hamid, Mrs Raheela Anwar, Ms Nabila Hakim Ali Khan, Mrs Naheed Naeem, Ms Shunila Ruth, Sardar Ali Raza Khan Dreshak, Mr Ahmad Ali Khan Dreshak, Mr Khurram Shahzad, Ch Moonis Elahi, Ch Aamar Sultan Cheema, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad

Afzal, Sardar Vickas Hasan Mokal, Mrs Khadija Umar, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mrs Baasima Chaudhary, Qazi Ahmed Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Makhdoom Syed Ali Akbar Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmed, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Mrs Faiza Ahmed Malik, Khawaja Muhammad Nizam ul Mehmood, Dr Syed Waseem Akhtar, Mr Ehsan Riaz Fatyana and Mr Ali Salman. Any mover may move it.

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! ہم اس ترمیم کو withdraw کرتے ہیں۔

**MR SPEAKER:** The amendment has been withdrawn.

Now, the question is:

"That the University of Narowal Bill 2018, as recommended by the Standing Committee on Education, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

**CLAUSES 3 to 53**

**MR SPEAKER:** Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clauses 3 to 53 of the Bill are under consideration. Since there are no amendment in these Clauses, the question is:

"That Clauses 3 to 53 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

**CLAUSE 2**

**MR SPEAKER**: Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

**CLAUSE 1**

**MR SPEAKER**: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

**PREAMBLE**

**MR SPEAKER**: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

**LONG TITLE**

**MR SPEAKER**: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

**MR SPEAKER**: Third reading starts. Minister for Law!

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan)**: Mr Speaker! I move:

"That the University of Narowal Bill 2018, be passed."

**MR SPEAKER:** The motion moved is:

"That the University of Narowal Bill 2018, be passed."

Now, the motion moved and the question is:

"That the University of Narowal Bill 2018, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

**مسودہ قانون پنجاب تیانجن یونیورسٹی آف ٹیکنالوجی لاہور 2017**

**MR SPEAKER:** Now, we take up the Punjab Tianjin University of Technology Lahore Bill 2017. First reading starts. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan)**: Mr Speaker! I move:

> "That the Punjab Tianjin University of Technology Lahore Bill 2017, as recommended by the Standing Committee on Industries, Commerce and Investment, be taken into consideration at once."

**MR SPEAKER:** The motion moved is:

> "That the Punjab Tianjin University of Technology Lahore Bill 2017, as recommended by the Standing Committee on Industries, Commerce and Investment, be taken into consideration at once."

**MS NABILA HAKIM ALI KHAN:** Mr Speaker! I oppose it.

**جناب سپیکر:** محترمہ! آپ نے اس کو کیسے oppose کیا ہے؟

**محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں:** جناب سپیکر! میں نے Rule-98 کے تحت General Principles of Bill کو oppose کیا ہے۔

**جناب سپیکر:** چلیں ٹھیک ہے۔ آپ بات کریں۔

**محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں:** جناب سپیکر! سب سے پہلے میں یہ کہنا چاہوں گی کہ یہ ایجوکیشن سیکٹر میں یہ بہت اچھی ڈویلپمنٹ ہے۔ ہم ہر روز یہ بات کرتے ہیں کہ ہمیں بہت سارے نئے institutions کی ضرورت ہے کیونکہ آبادی بڑھ رہی ہے۔ میں اس بل کو بہت positive sense میں oppose کر رہی ہوں اور میرا مقصد اس میں بہتری لانا ہے۔ خاص طور پر جب ہم ایجوکیشن کے حوالے سے قانون سازی کرتے ہیں تو میں اس میں اپنی رائے کو اس لئے شامل کرنا ضروری سمجھتی ہوں کیونکہ یہ ہمارے بچوں کے مستقبل کا مسئلہ ہے۔ ہمارے ہاں ایک روایت قائم ہوتی جا رہی ہے کہ ہم جب بھی کوئی نئی

یونیورسٹی یا ادارہ بنانے کا سوچتے ہیں تو وہ صرف لاہور میں قائم ہوتا ہے۔ہم پورے پنجاب کے بارے میں کیوں نہیں سوچتے؟ہم چائنا کے تعاون سے ایک نئی تیانجن یونیورسٹی کا قیام عمل میں لانا چاہتے ہیں۔پنجاب حکومت کا مقصد بھی یہی ہے کہ ہم اپنے ایجوکیشن سیکٹر کو مزید develop کریں تو کیا یہ بہتر نہ ہوتا کہ ہم اس یونیورسٹی کو کسی backward area میں قائم کرتے جہاں پر تعلیم کی سہولتیں اتنی نہیں جتنی کہ لاہور کے اندر میسر ہیں۔لاہور میں تو پہلے ہی بہت زیادہ تعلیمی ادارے قائم ہو چکے ہیں۔

جناب سپیکر!میں یہ بات بھی اس کے ساتھ attach کرنا ضروری سمجھتی ہوں کہ لاہور کی آبادی بہت زیادہ ہو گئی ہے کیونکہ دوسرے علاقوں کے لوگ یہاں پر تعلیم حاصل کرنے کے لئے آتے ہیں اور ان کے رش کی وجہ سے لاہور شہر میں ٹریفک کا نظام درہم برہم ہو چکا ہے۔ہم سکولوں، کالجوں اور دفتروں میں بروقت نہیں پہنچ پاتے۔

جناب سپیکر!آپ مسکرا کر میری بات سُن رہے ہیں۔میرا بات کرنے کا مقصد یہی ہے کہ ہم اس یونیورسٹی کو کسی ایسے علاقے میں قائم کریں کہ جہاں پر پہلے ایسی سہولت میسر نہیں۔کیا ہم اس یونیورسٹی کو سی پیک کے نزدیک نہیں بنا سکتے تھے اور کیا لاہور کے اندر ہی ہر کام کو کرنا ضروری ہے؟تمام overhead bridges یہاں پر بن رہے ہیں، میٹرو یہاں پر بنی ہے اور اورنج ٹرین بھی یہاں پر بن رہی ہے۔کیا ہمارے باقی علاقوں اور اضلاع کی needs نہیں ہیں، کیا وہاں کے بچوں کو تعلیم کی بہتر سہولتیں نہیں ملنی چاہئیں؟

جناب سپیکر!میری گزارش ہے کہ ہم اپنے ignored area کو مد نظر رکھیں اور جن علاقوں میں تعلیم کی سہولتیں میسر نہیں وہاں پر نئے تعلیمی ادارے قائم کئے جائیں۔لاہور میں تو پہلے ہی بے تحاشا technology اور دوسرے تعلیمی ادارے کام کر رہے ہیں اور دوسرے علاقوں کے لوگ یہاں پر تعلیم حاصل کرنے کی غرض سے آتے ہیں جن کی وجہ سے یہاں پر رش لگا ہوا ہے لہٰذا ہمیں ان ساری چیزیں کو مد نظر رکھنا چاہئے۔

جناب سپیکر!میں کسی بھی اچھے کام کی مخالفت نہیں کرتی بلکہ میں سمجھتی ہوں کہ ہر اچھے کام میں ہمیں بھی حکومت کا ساتھ دینا ہے۔ہمارے کہنے پر اگر کوئی اچھی چیز سامنے آتی ہے تو اسے بھی شامل

کرنے میں کوئی حرج نہیں ہونا چاہئے۔ اگر ہم اس یونیورسٹی کو کسی ایسی جگہ پر بنائیں کہ جہاں پر بچوں کے لئے یہ سہولت میسر نہیں ہے تو زیادہ بہتر ہو گا۔ بہت شکریہ

**وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناءاللہ خان):** جناب سپیکر! میں پہلے تو قائد حزب اختلاف اور خاص طور پر حزب اختلاف کے ان ممبران کو appreciate کرتا ہوں جو کہ اس legislation process میں موجود ہیں۔ میں ان کی موجودگی کو appreciate کرتا ہوں کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ شاید یہ اس tenure کی legislation کا آج آخری دن ہو گا۔ ہو سکتا ہے کہ کوئی ایک آدھ Bill بعد میں بھی take up ہو جائے ورنہ میں سمجھتا ہوں کہ اس tenure کی legislation کا یہ آخری دن ہو گا۔ آج کے لئے ایک heavy ایجنڈا ترتیب دیا گیا ہے جس میں legislation شامل ہے اور اس میں تین یونیورسٹیوں کے Bills بھی ہیں۔ جہاں تک اس یونیورسٹی کا تعلق ہے تو میں محترمہ کی خدمت میں یہ عرض کرنی چاہوں گا کہ ایک بات تو یہ ہے کہ ہم اپنے دوست ملک چائنا کی مدد سے جیسا کہ اُس یونیورسٹی کے نام سے ظاہر ہے ہم اس یونیورسٹی کو بنانے جا رہے ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ دنیا بھر میں یہ practice ہے کہ جب آپ اس قسم کی کسی یونیورسٹی کا قیام عمل میں لاتے ہیں تو سب سے بڑا faculty problem ہوتا ہے۔ ایسی یونیورسٹیز کے لئے جتنا سینئر اور تجربہ کار سٹاف درکار ہوتا ہے تو ایسا سٹاف کسی اور جگہ جانے کو تیار نہیں ہوتا یا وہاں پر ایسے سٹاف کی availability مشکل ہوتی ہے۔ ابھی تک ہمیں یہی problems ہیں کہ teaching medical colleges کے سٹاف کی ابھی تک مشکل پیش آ رہی ہے اور لوگوں کو وہاں پر by hook and crook بھیجنا پڑتا ہے کیونکہ کوئی جانے کو تیار نہیں ہوتا۔

جناب سپیکر! اس کا otherwise impact ہے کہ یہ درست ہے کہ کسی بھی شہر میں جب یہ چیزیں زیادہ بنیں گی یا وہاں سے شروعات ہوں گی تو فوری طور پر وہاں پر زیادہ لوگوں کا آنا، تو یہی تو وجہ ہے کہ لوگوں نے دنیا بھر میں ان مسائل کے حل کے لئے بڑے شہروں میں ایسی سہولیات دی ہیں۔ دنیا میں کوئی ایسا بڑا شہر نہیں ہے جہاں پر میٹرو بس نہیں ہے، جہاں پر میٹرو ٹرین نہیں ہے تو اسی لئے ہم لاہور میں میٹرو بس لا رہے ہیں، میٹرو ٹرین لا رہے ہیں جب کہ میٹرو ٹرین لانے کے لئے ہمیں کس قسم کی دقت اور مشکلات کا سامنا کرنا پڑا کہ 22 ماہ تک عدالت کا stay رہا، 5 ماہ تک اورنج ٹرین کے لئے فیصلہ محفوظ رہا۔ یہ ساری وہ چیزیں ہیں جن کا تعلق ملک کی ترقی سے ہے۔ اس یونیورسٹی کا قیام عمل میں آ جائے

تو اس کے بعد اس کے کیمپسز بن سکتے ہیں جیسے ہی سٹاف اور فیکلٹی کا مسئلہ حل ہو گا تو North South, and Central Punjab کے دوسرے شہروں میں بھی اس یونیورسٹی کے کیمپسز قائم کئے جا سکتے ہیں لیکن ان کی شروعات کے لئے یہ ضروری ہے۔

جناب سپیکر: جی، آپ نے باضابطہ طریقے سے تو کوئی ترمیم نہیں دی تھی جو آپ نے بات کی ہے مجھے اُسی طرح اس کو رکھنا پڑے گا۔

**MR SPEAKER:** The motion moved is:

"That the Punjab Tianjin University of Technology Lahore Bill 2017, as recommended by the Standing Committee on Industries, Commerce and Investment, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it,

Now, motion moved and the question is:

"That the Punjab Tianjin University of Technology Lahore Bill 2017, as recommended by the Standing Committee on Industries, Commerce and Investment, be taken into consideration at once."

(The motion was carried, unanimously.)

## CLAUSES 3 to 54

**MR SPEAKER:** Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clauses 3 to 54 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these Clauses, the question is:

"That Clauses 3 to 54 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried, unanimously.)

## CLAUSE 2

**MR SPEAKER**: Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

**CLAUSE 1**

**MR SPEAKER**: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

**PREAMBLE**

**MR SPEAKER**: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

**LONG TITLE**

**MR SPEAKER**: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

**MR SPEAKER**: Third reading starts. Minister for Law!

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan)**: Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Tianjin University of Technology Lahore Bill 2017 be passed."

**MR SPEAKER:** The motion moved is:

"That the Punjab Tianjin University of Technology Lahore Bill 2017, be passed."

Now, the motion moved and the question is:

"That the Punjab Tianjin University of Technology Lahore Bill 2017, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

## مسودہ قانون ہیپاٹائٹس پنجاب 2017

**MR SPEAKER:** Now, we take up the Punjab Hepatitis Bill 2017. First reading starts. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan)**: Mr Speaker! I move:

> "That the Punjab Hepatitis Bill 2017, as recommended by the Standing Committee on Health, be taken into consideration at once."

**MR SPEAKER:** The motion moved is:

> "That the Punjab Hepatitis Bill 2017, as recommended by the Standing Committee on Health, be taken into consideration at once."

There is an amendment in it. The amendment is from: Mian Mehmood-ur-Rasheed, Malik Taimoor Masood, Mr Asif Mehmood, Raja Rashid Hafeez, Mr Ijaz Khan, Mr Muhammad Arif Abbasi, Mr Ejaz Hussain Bukhari, Dr Salah-ud-Din Khan, Mr Ahmed Khan Bhacher, Mr Muhammad Sibtain Khan, Mr Muhammad Shoaib Siddiqui, Mian Muhammad Aslam Iqbal, Dr Murad Raas, Mr Masood Shafqat, Mr Zaheer-ud-Din Khan Alizai, Mr Javed Akhtar, Mr Waheed Asghar Dogar, Mr Khan Muhammad Jahanzaib Khan Khichi, Mr Abdul Majeed Khan Niazi, Mrs Nighat Intisar, Mrs Saadia Sohail Rana, Dr Nausheen Hamid, Mrs Raheela Anwar, Ms Nabila Hakim Ali Khan , Mrs Naheed Naeem, Ms Shunila Ruth, Sardar Ali Raza Khan Dreshak,

Mr Ahmad Ali Khan Dreshak, Mr Khurram Shahzad, Ch Moonis Elahi, Ch Aamar Sultan Cheema, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Sardar Vickas Hasan Mokal, Mrs Khadija Umar, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mrs Baasima Chaudhary, Qazi Ahmed Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Makhdoom Syed Ali Akbar Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmed, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Mrs Faiza Ahmed Malik, Khawaja Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Dr Syed Waseem Akhtar, Mr Ehsan Riaz Fatyana and Mr Ali Salman. Any mover may move it.

**DR NAUSHEEN HAMID:** Mr Speaker! I move:

> "That the Punjab Hepatitis Bill 2017, as recommended by the Standing Committee on Health, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 15th April 2018."

**MR SPEAKER:** The motion moved is:

> "That the Punjab Hepatitis Bill 2017, as recommended by the Standing Committee on Health, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 15th April 2018."

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan):** Mr Speaker! I Oppose.

**جناب سپیکر:** جی، ڈاکٹر نوشین حامد!

**ڈاکٹر نوشین حامد:** جناب سپیکر! میں اس بل کے حوالے سے یہی کہوں گی کہ:

بہت دیر کی مہرباں آتے آتے

جناب سپیکر! 2013 میں جب یہ tenure شروع ہوا تھا تو پہلے سال سے ہی ہم لوگوں نے یہ demand کرنی شروع کی تھی اور اب صورتحال یہ ہے کہ صوبہ پنجاب کا ہر دسواں باشندہ ہیپاٹائٹس کا شکار ہے اور اس وقت پاکستان دنیا میں 2nd number پر آرہا ہے صرف Egypt ہم سے زیادہ ہے۔ صوبہ

پنجاب میں بعض دیہات کے 80فیصد لوگ اس مرض کا شکار ہیں تو بہر حال یہ بل بہت اچھا ہے مگر اس بل میں مجھے کچھ چیزوں کی کمی محسوس ہوئی ہے جس کی وجہ سے میں سمجھتی ہوں کہ اس کے اوپر تھوڑی سی اور consideration کر لی جائے۔ سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ اس بل کے اندر ہیپاٹائٹس بی اور سی پر focus کیا گیا ہے جب کہ صوبہ پنجاب میں ہیپاٹائٹس اے اور ای کا very high incidence rate is تو اس بل کے اندر ہیپاٹائٹس کی ان دونوں قسموں کو بالکل بھی address نہیں کیا گیا۔ جہاں پر سیوریج کا گندا پانی اور پینے والے پانی کے پائپ آپس میں مل جاتے ہیں، and poor drainage poor sanitation اور fruits and vegetables کو جہاں گندے پانیوں سے سیراب کیا جاتا ہے اُن چیزیں کو جب لوگ استعمال کرتے ہیں تو ہیپاٹائٹس اے اور ای کا شکار ہو جاتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ اس بل میں ہیپاٹائٹس کی ان دونوں قسموں کو address کرنے کے لئے کوئی شق موجود نہیں ہے۔ انہوں نے اس بل کی کلاز۔16 میں یہ بتایا ہے کہ جو بھی شخص کسی گورنمنٹ جاب کے لئے میڈیکل ٹیسٹ کرانے آئے گا تو ہیپاٹائٹس کے ٹیسٹ کے بعد اُس کو eligible قرار دیا جائے گا تو on record موجود ہے کہ ایسے میڈیکل سرٹیفکیٹس باہر کے ملکوں میں جانے کے حوالے سے بھی required ہوتے ہیں تو آج ہمارے لاہور شہر اور پنجاب کے مختلف شہروں میں labs جعلی سرٹیفکیٹس جاری کر رہی ہیں تو ان جعلی سرٹیفکیٹس کی روک تھام کے لئے کوئی شق موجود نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میری گزارش ہو گی کہ اُس کے لئے بھی کچھ نہ کچھ کیا جائے تاکہ لوگ جعلی سرٹیفکیٹس بناتے ہوئے کچھ سوچیں۔ آرٹیکل۔27 میں attentional transmission والی جو چیز ہے کہ اگر کوئی شخص جانتے بوجھتے کسی کو یہ infection transfer کرتا ہے تو اُس کے اوپر 50ہزار روپے جرمانہ یا ایک ماہ قید سزا رکھی گئی ہے تو یہ سزا بہت ناکافی ہے کیونکہ آپ کسی انسان کی زندگی سے کھیل رہے ہو تو یہ سزا بہت ہی کم ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتی ہوں کہ یہ چند ایک recommendations اس بل میں ڈال دی جائیں تو اس میں مزید بہتری ہو سکتی ہے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون و پارلیمانی امور!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! محترمہ نے اپنی ترمیم میں جو گفتگو کی ہے وہ بڑی relevant تھی اور اس بل کے حوالے سے واقعی دیر ہوئی ہے اور اب میں چاہوں گا کہ اس کو further مشتہر کرنے سے further delay ہو گی باقی محترمہ نے جن چیزوں کی نشاندہی کی ہے وہ بطور پرائیویٹ ممبران ترامیم کو لے کر آئیں تو ہم ان کو accept کریں گے اور اس بل کا حصہ بنائیں گے۔

**MR SPEAKER**: Now, the motion moved and the question is:

"That the Punjab Civil Courts (Amendment) Bill 2017, as recommended by the Standing Committee on Health, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 15th April 2018.

(The motion was lost.)

Now, the question is:

"That the Punjab Hepatitis Bill 2017, as recommended by the Standing Committee on Health, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

**CLAUSES 3 to 37**

**MR SPEAKER**: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clauses 3 to 37 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these Clauses, the question is:

"That Clauses 3 to 37 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

**CLAUSE 2**

**MR SPEAKER**: Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

**CLAUSE 1**

**MR SPEAKER**: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

**کورم کی نشاندہی**

**جناب محمد عارف عباسی:** جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

**جناب سپیکر:** کورم کی نشاندہی کی گئی ہے۔ گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے۔ پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

**جناب سپیکر:** گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا ہے بلکہ ایک سو سے زائد ممبران ایوان میں موجود ہیں۔

**مسودہ قانون پیپاٹائٹس پنجاب 2017**

(۔۔۔جاری)

**PREAMBLE**

**MR SPEAKER**: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

**LONG TITLE**

**MR SPEAKER**: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

**MR SPEAKER**: Third reading starts. Minister for Law!

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan):** Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Hepatitis Bill 2017, be passed."

**MR SPEAKER**: The motion moved is:

"That the Punjab Hepatitis Bill 2017, be passed."

Now, the motion moved and the question is:

"That the Punjab Hepatitis Bill 2017, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

Applause!

## مسودہ قانون چولستان یونیورسٹی آف ویٹرنری اینڈ اینیمل سائنسز بہاولپور 2018

**MR SPEAKER**: Now, we take up the Cholistan University of Veterinary and Animal Sciences Bahawalpur Bill 2018. First reading starts. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan)**: Mr Speaker! I move:

"That the Cholistan University of Veterinary and Animal Sciences Bahawalpur Bill 2018, as recommended by the Standing Committee on Live Stock and Dairy Development, be taken into consideration at once."

**MR SPEAKER**: The motion moved is:

"That the Cholistan University of Veterinary and Animal Sciences Bahawalpur Bill 2018, as recommended by the Standing Committee on Live Stock and Dairy Development, be taken into consideration at once."

There is an amendment in it. The amendment is from: Mian Mehmood-ur-Rasheed, Malik Taimoor Masood, Raja Rashid Hafeez, Mr Asif Mehmood, Mr Ijaz Khan, Mr Muhammad Arif Abbasi, Dr Salah-ud-Din Khan, Mr Ahmad Khan Bhacher, Mr Muhammad Sibtain Khan, Mr Muhammad Shoaib Siddiqui, Mian Muhammad Aslam Iqbal, Dr Murad Raas, Mr Masood Shafqat, Mr Zaheer-ud-Din Khan Alizai, Mr Javed Akhtar, Mr Waheed Asghar Dogar, Mr Khan Muhammad Jahanzaib Khan Khichi, Mr Abdul Majeed Khan Niazi, Mr Ejaz Hussain Bukhari, Mrs Nighat Intisar, Mrs Saadia Sohail Rana, Dr Nausheen Hamid, Mrs Raheela Anwar, Ms Nabila Hakim Ali Khan, Mrs Naheed Naeem, Ms Shunila Ruth, Sardar Ali Raza Khan Dreshak, Mr Ahmad Ali Khan Dreshak, Mr Khurram Shahzad, Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Mrs Baasima Chaudhary, Dr Muhammad Afzal, Mrs Khadija Umar, Mr Ahmad Shah Khagga, Sardar Muhammad Asif Nakai, Qazi Ahmed Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Makhdoom Syed Ali Akbar Mehmood, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Mrs Faiza Ahmed Malik, Khawaja Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad, Dr Syed Waseem Akhtar, Mr Ehsan Riaz Fatyana and Mr Ali Salman. Any mover may move it.

Since no one wants to move it, the same is supposed as withdrawn.

Now, the motion moved and the question is:

"That the Cholistan University of Veterinary and Animal Sciences Bahawalpur Bill 2018, as recommended by the

Standing Committee on Live Stock and Dairy Development, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

## CLAUSES 3 to 53

**MR SPEAKER**: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clauses 3 to 53 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these Clauses, the question is:

"That Clauses 3 to 53 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

## SCHEDULE

**MR SPEAKER**: Now, the Schedule of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Schedule of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

## CLAUSE 2

**MR SPEAKER**: Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

## CLAUSE 1

**MR SPEAKER**: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

## PREAMBLE

**MR SPEAKER**: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

**LONG TITLE**

**MR SPEAKER**: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

**MR SPEAKER**: Third reading starts. Minister for Law!

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan):** Mr Speaker! I move:

"That the Cholistan University of Veterinary and Animal Sciences Bahawalpur Bill 2018, be passed."

**MR SPEAKER**: The motion moved is:

"That the Cholistan University of Veterinary and Animal Sciences Bahawalpur Bill 2018, be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Cholistan University of Veterinary and Animal Sciences Bahawalpur Bill 2018, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

Applause!

**قواعد کی معطلی کی تحریک**

**MR SPEAKER**: Now, we take up the Code of Civil Procedure (Punjab Amendment) Bill 2018. Minister for Law!

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan)**: Mr Speaker! I move:

"That the requirements of Rule 95 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under Rule 234 of the said rules, for immediate consideration and passage of the Code of Civil Procedure (Punjab Amendment) Bill 2018."

**MR SPEAKER**: The motion moved is:

"That the requirements of Rule 95 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under Rule 234 of the said rules, for immediate consideration and passage of the Code of Civil Procedure (Punjab Amendment) Bill 2018."

None opposed.

Now, the motion moved and the question is:

"That the requirements of Rule 95 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under Rule 234 of the said rules, for immediate consideration and passage of the Code of Civil Procedure (Punjab Amendment) Bill 2018."

(The motion was carried.)

## مسودہ قانون (پنجاب ترمیم) مجموعہ ضابطہ دیوانی 2018

**MR SPEAKER**: First reading starts. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan)**: Mr Speaker! I move:

"That the Code of Civil Procedure (Punjab Amendment) Bill 2018, as recommended by the Standing Committee on Law, be taken into consideration at once."

**MR SPEAKER**: The motion moved is:

"That the Code of Civil Procedure (Punjab Amendment) Bill 2018, as recommended by the Standing Committee on Law, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the motion moved and the question is:

"That the Code of Civil Procedure (Punjab Amendment) Bill 2018, as recommended by the Standing Committee on Law, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

## CLAUSES 2 to 20

**MR SPEAKER**: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clauses 2 to 20 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these Clauses, the question is:

"That Clauses 2 to 20 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

## CLAUSE 1

**MR SPEAKER**: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

## PREAMBLE

**MR SPEAKER**: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

**LONG TITLE**

**MR SPEAKER**: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

**MR SPEAKER**: Third reading starts. Minister for Law!

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan):** Mr Speaker! I move:

"That the Code of Civil Procedure (Punjab Amendment) Bill 2018, be passed."

**MR SPEAKER**: The motion moved is:

"That the Code of Civil Procedure (Punjab Amendment) Bill 2018, be passed."

Now, the motion moved and the question is:

"That the Code of Civil Procedure (Punjab Amendment) Bill 2018, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

Applause!

## قراردادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

**جناب سپیکر:** اب ہم مفاد عامہ سے متعلق قراردادیں لیتے ہیں۔ پہلی قرارداد شیخ اعجاز احمد کی ہے وہ اسے پیش کریں۔

## تعلیمی اداروں میں ڈی جے نائٹس پر پابندی کا مطالبہ

**شیخ اعجاز احمد:** جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ۔

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ کے تعلیمی اداروں میں ڈی جے نائٹس (DJ nights)کا اہتمام کیا جاتا ہے جو مغربی ثقافت کو فروغ دینے کی ایک گھناؤنی سازش ہے۔ان سرگرمیوں سے ہمارے طلباء وطالبات بے راہ روی کا شکار ہو رہے ہیں اور یہ ہمارے مشرقی ثقافت اور نظریہ پاکستان کی کھلم کھلا خلاف ورزی ہے۔تعلیمی اداروں کے سربراہان کی جانب سے مجرمانہ خاموشی بھی سوالیہ نشان ہے لہٰذا اس ایوان کی رائے ہے کہ اس قسم کی تقریبات پر مستقل پابندی عائد کی جائے تاکہ نوجوان نسل کو اخلاقی تباہی سے بچایا جاسکے۔"

**جناب سپیکر:** جی، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ کے تعلیمی اداروں میں ڈی جے نائٹس (DJ nights)کا اہتمام کیا جاتا ہے جو مغربی ثقافت کو فروغ دینے کی ایک گھناؤنی سازش ہے۔ان سرگرمیوں سے ہمارے طلباء وطالبات بے راہ روی کا شکار ہو رہے ہیں اور یہ ہمارے مشرقی ثقافت اور نظریہ پاکستان کی کھلم کھلا خلاف ورزی ہے۔تعلیمی اداروں کے سربراہان کی جانب سے مجرمانہ خاموشی بھی سوالیہ نشان ہے لہٰذا اس ایوان کی رائے ہے کہ اس قسم کی تقریبات پر مستقل پابندی عائد کی جائے تاکہ نوجوان نسل کو اخلاقی تباہی سے بچایا جاسکے۔"

**وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان):** جناب سپیکر! میں اس کو اس طرح سے respond کروں گا کہ اس قسم کی تقریبات کے انعقاد پر قطعی طور پر اس کی اجازت ہے اور نہ ہی سرکاری کالجوں یا سکولوں میں اس کی اجازت ہے۔ اگر اس قسم کی کوئی سرگرمی کسی بھی سکول یا کالج میں ہوتی ہے تو وہ ایک جرم ہے جس کی نشاندہی کی جانی چاہئے اور اس پر ڈیپارٹمنٹ اور متعلقہ دوسری Law Enforcing Agencies اس کے خلاف action لیں گی۔

**قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید):** جناب سپیکر! میں نے کچھ بات کرنی ہے۔

**جناب سپیکر:** جی، میاں صاحب!

**قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید):** جناب سپیکر! شیخ اعجاز احمد نے جو قرارداد یہاں پیش کی ہے میں اس کی support کروں گا کیونکہ دکھ اور افسوس ہوتا ہے کہ حقیقتاً یہ ہو رہا ہے۔ آج سے چند ماہ پہلے مجھے اتفاق ہوا، اس طرح کی تقریب میں مجھے انہوں نے بلایا اور کہا کہ آپ ضرور آئیں۔ میں دس منٹ سے زیادہ وہاں نہیں بیٹھ سکا۔ اتنے دکھ اور افسوس کی بات ہے کہ نوجوان بچے اور بچیوں کی طرف سے مخلوط محفل میں جس انداز سے سٹیج شو، ٹیبلو، ڈرامے اور جگت بازی ہو رہی تھی تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ قرارداد بڑی ضروری ہے۔ اگر اس پر already پابندی ہے تو پھر دیکھا جائے کہ جن تعلیمی اداروں کے اندر یہ سب کچھ ہو رہا ہے اُس کو روکنے کے لئے یہ قرارداد بھی پاس کریں نیز تمام پرائیویٹ اور پبلک سیکٹر کی یونیورسٹیوں اور تعلیمی اداروں کو حکومت کی طرف سے باقاعدہ ایک مراسلہ جانا چاہئے کہ آئندہ اس طرح کا کوئی پروگرام وہاں منعقد نہ ہونے پائے۔

**وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان):** جناب سپیکر! جہاں تک مراسلہ کی بات کا تعلق ہے تو لیڈر آف اپوزیشن کی بات بالکل درست ہے لہٰذا اس قسم کا مراسلہ بھی جاری کر دیا جائے گا لیکن اگر وہ کسی ایسی محفل میں خود گئے ہیں تو حکم فرمائیں اور اس کی نشاندہی کریں تو اُن کے خلاف بھی قانونی کارروائی ابھی عمل میں لائی جائے گی۔

**جناب سپیکر:** یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ کے تعلیمی اداروں میں ڈی جے نائٹس (DJ nights) کا اہتمام کیا جاتا ہے جو مغربی ثقافت کو فروغ دینے کی ایک گھناؤنی سازش ہے۔ ان سرگرمیوں سے ہمارے طلباء و طالبات بے راہ روی کا شکار ہو رہے ہیں اور یہ ہمارے مشرقی ثقافت اور نظریہ پاکستان کی کھلم کھلا خلاف ورزی ہے۔ تعلیمی اداروں کے سربراہان کی جانب سے مجرمانہ خاموشی بھی سوالیہ

نشان ہے لہذا اس ایوان کی رائے ہے کہ اس قسم کی تقریبات پر مستقل پابندی
عائد کی جائے تاکہ نوجوان نسل کو اخلاقی تباہی سے بچایا جاسکے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، اگلی قرارداد سید عبدالعلیم کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس قرار داد کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی قرارداد ڈاکٹر نوشین حامد کی ہے۔ جی، محترمہ! اپنی قرارداد پیش کریں۔

## تعلیمی اداروں کے طلباء بالخصوص ذہنی معذور بچوں پر ہونے والے تشدد کی روک تھام کے لئے مؤثر قانون سازی کا مطالبہ

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

اس ایوان کی رائے ہے کہ پنجاب کے تمام تعلیمی اداروں کے طلباء بالخصوص ذہنی
معذور بچوں پر ہونے والے تشدد کی روک تھام کے لئے مؤثر قانون سازی کے
ذریعے جامع اقدامات کئے جائیں۔

جناب سپیکر: جی، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

اس ایوان کی رائے ہے کہ پنجاب کے تمام تعلیمی اداروں کے طلباء بالخصوص ذہنی
معذور بچوں پر ہونے والے تشدد کی روک تھام کے لئے مؤثر قانون سازی کے
ذریعے جامع اقدامات کئے جائیں۔

وزیر سپیشل ایجوکیشن (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: کیا آپ اس پر کچھ بولنا چاہتے ہیں؟

وزیر سپیشل ایجوکیشن (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! جی، میں عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: پہلے محترمہ کو بات کر لینے دیں۔ جی، ڈاکٹر صاحبہ!

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! میں یہی کہنا چاہوں گی کہ پچھلے دنوں ٹی وی، میڈیا اور اخبارات میں بے شمار ایسے واقعات آئے کہ بچوں پر تشدد کیا گیا ہے اور خاص طور پر ذہنی معذور طلباء کی بس میں اس طرح کا واقعہ رونما ہوا جو بہت ہی افسوسناک ہے۔ یہ بچے ہمارا future ہیں۔ یہ بھی ایک رواج پڑ گیا ہے جیسے مدرسوں، سکولوں اور خاص طور پر rural areas کے سکولوں کے استاد گاؤں کے ماحول میں مار پیٹ کر پڑھانے کی کوشش کرتے ہیں اور بعض دفعہ اُن سے ذاتی کام بھی کروانے کی کوشش کرتے ہیں جبکہ انکار پر ان بچوں کو مار پیٹ اور تشدد کا شکار کیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتی ہوں کہ corporal punishment کے لئے اس ایوان میں بہت ضرورت ہے کہ قانون سازی کی جائے لہٰذا میری درخواست ہے کہ اس قرارداد کو منظور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، چودھری صاحب!

وزیر سپیشل ایجوکیشن (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! شکریہ۔ سب سے پہلے میں اس ضمن میں عرض کرتا ہوں کہ حکومتِ پنجاب نے اس سلسلے میں پہلے ہی The Punjab Free and Compulsory Education Act 2014 پاس کیا ہوا ہے۔ اس ایکٹ کی شق نمبر 16 ذیلی 4 کے تحت سکول میں ہر قسم کی جسمانی سزا اور ہراساں کرنے پر پابندی لگ چکی ہے۔ دوسرے تعلیمی محکموں کی طرح محکمہ خصوصی تعلیم حکومتِ پنجاب کے تمام اداروں میں زیر تعلیم معذور بچوں کو ہر لحاظ سے تحفظ فراہم کیا جاتا ہے اور کسی بھی معذور بچے کی طرف سے تشدد کی شکایت موصول ہونے پر محکمہ فوری طور پر action لیتا ہے۔ اس سلسلے میں ہم نے سپیشل یونیورسل نمبر 042-111222733 شکایت کے لئے مقرر کیا ہوا ہے جس پر کوئی بھی شخص اپنی شکایت درج کروا سکتا ہے۔ اس کے علاوہ محکمہ نے پنجاب بھر میں تمام ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر کو مورخہ 3-1-2018 کو خصوصی طور پر ہدایات جاری کی ہیں جس کی کاپی بھی لف ہے۔ اس میں معذور بچوں کی سکیورٹی کے حوالے سے ہم اقدام کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! جس طرح محترمہ نے کہا کہ پچھلے دنوں چند واقعات ہوئے ہیں تو دو واقعات ہمارے سامنے آئے تھے جس میں بچوں پر ہمارے کنڈیکٹر اور ڈرائیوروں نے تشدد کیا تھا لیکن میں یہ بھی بتا دوں کہ اس سلسلے میں ہم نے سخت ترین کارروائیاں کی ہیں۔ جب رات ٹی وی پر یہ خبر چلی تھی کہ بچوں پر تشدد کیا گیا ہے تو میں نے اپنی پوری ایڈمنسٹریشن اور مقامی پولیس کی سطح پر خود ان کے ساتھ جا کر

raid کئے ہیں، گرفتار کیا ہے، اُن کے خلاف پرچے درج کرائے ہیں اور انہیں suspend کیا گیا ہے۔ اس کے بعد ہم نے اپنے کنڈیکٹر اور ڈارئیوروں کی تربیت اور ٹریننگ کے لئے سائیکالوجسٹ سے کہا کہ ان کو تربیت دی جائے کہ خصوصی بچے جو معصوم ہیں ان کو کس طریقے سے deal کرنا ہے اور کس طریقے سے ان کے ساتھ برتاؤ کرنا ہے لہٰذا ہم نے اپنے تمام ڈرائیوروں اور کنڈیکٹروں کو مکمل ٹریننگ دی ہے۔ ہم نے سائیکالوجسٹ کے ذریعے ان کو بار بار مختلف شفٹوں کے تحت ٹریننگ دی ہے تا کہ اس قسم کا واقعہ پیش نہ آئے۔ دوسری بات یہ ہے کہ حکومتِ پنجاب کی ہدایات کی بنیاد پر ہمارے ادارے نے تمام بسوں میں کیمرے لگائے ہیں اور پولیس کے دو آدمی خصوصی سکیورٹی کے طور پر ان کے ساتھ attach کئے ہیں تا کہ کسی بچے کے ساتھ کوئی زیادتی نہ ہو۔

جناب سپیکر! میں اپنی بہن کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ اس سلسلے میں ہم نے سخت ترین اقدام اٹھائے ہیں اور آپ کو علم ہونا چاہئے کہ اس کے بعد ایسی کوئی کارروائی ہمارے سامنے نہیں آئی۔ ہمارے کنڈیکٹروں اور ڈرائیوروں کا تعلیمی معیار بہت کم ہوتا ہے لیکن بعض اوقات ایسے معاملات ہو جاتے ہیں کیونکہ خصوصاً ہمارے کچھ بچے شرارتی بھی ہیں لیکن ہمارا کام اُن کو اچھے طریقے سے deal کرنا اور اچھے طریقے سے سہولتیں مہیا کرنی ہیں اور ان بچوں کے لئے ہم نے ٹرانسپورٹ کا بھی بندوبست کیا ہے، ہم بچوں کو دیہاتوں سے شہروں میں بھی لے کر آتے ہیں اور ہماری کوشش ہے کہ ان بچوں کو زیادہ سے زیادہ سہولت دی جائے۔ میں شکر ادا کرتا ہوں کہ ہماری جتنی کوشش تھی وہ اللہ کی مہربانی سے ہمارے کام آرہی ہے اور اس سلسلے میں اگر کسی جگہ بھی کوتاہی ہوگی تو ہم انہیں یقین دلاتے ہیں کہ اس پر قابو پانے کی کوشش کریں گے۔

جناب سپیکر: جو قرارداد انہوں نے پیش کی ہے اس کا اب کیا کرنا چاہئے؟

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! جیسے منسٹر صاحب نے بتایا ہے کہ بہت سے اقدامات کئے گئے ہیں اور میری یہ درخواست ہے کہ جس Free and Compulsory Act legislation کا حوالہ دیا ہے تو آج اتنے سال گزرنے کے بعد بھی اس کے رولز notify نہیں ہوئے۔ رولز notify نہ ہونے کا یہ مطلب ہے کہ ابھی تک وہ legislation implementation کی طرف نہیں آئی اس لئے میری آپ کے توسط سے

منسٹر صاحب سے درخواست ہے کہ اس کے رولز کو جلد از جلد بلکہ اسی tenure میں notify کروادیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ یہ قرارداد بڑی harmless سی ہے۔۔۔

**جناب سپیکر:** ڈاکٹر صاحبہ! منسٹر صاحب نے ساری بات کر لی اور بہتر یہ ہے کہ آپ اسے withdraw کر لیں۔

**ڈاکٹر نوشین حامد:** جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے جس legislation کا حوالہ دیا ہے اس کے رولز notify نہیں ہوئے اور اس پر implementation نہیں ہو رہا اس لئے اگر آپ اس قرارداد کو منظور کر لیں تو یہ ایک اچھا gesture ہو گا کیونکہ بچے سب کے ہیں اور اس میں کوئی harm نہیں ہے۔۔۔

**جناب سپیکر:** میں نہیں چاہتا کہ ایوان کی تقسیم ہو تو میں اسے پڑھ دیتا ہوں۔

**ڈاکٹر نوشین حامد:** جناب سپیکر! میں اس پر political scoring نہیں کر رہی۔۔۔

**جناب سپیکر:** میں اسے پڑھ دیتا ہوں اور جو اس کی fate ہو گی وہ آپ جانیں۔

**ڈاکٹر نوشین حامد:** جناب سپیکر! آگے بھی مختلف جگہوں پر اس کی legislation کی ضرورت پڑے گی۔

**جناب سپیکر:** یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

> "اس ایوان کی رائے ہے کہ پنجاب کے تمام تعلیمی اداروں کے طلباء بالخصوص ذہنی معذور بچوں پر ہونے والے تشدد کی روک تھام کے لئے مؤثر قانون سازی کے ذریعے جامع اقدامات کئے جائیں۔"

**وزیر سپیشل ایجوکیشن (چودھری محمد شفیق):** جناب سپیکر! میں نے ساری تفصیل بتائی ہے اور تا حال کوئی ایسا واقعہ اس کے بعد نہیں ہوا لہٰذا ایسی کسی قرارداد کی ضرورت نہیں ہے۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اس سلسلے میں بہت سے اقدامات اٹھائے گئے ہیں اور مزید بھی اقدامات کئے جائیں گے۔

**جناب سپیکر:** ڈاکٹر صاحبہ! آپ اس کو withdraw کرتی ہیں؟

**ڈاکٹر نوشین حامد:** جناب سپیکر! میں صرف commitment مانگ رہی ہوں کہ Free and Compulsory Education Act کے رولز کو notify کرنے کی commitment دے دیں۔

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ پنجاب کے تمام تعلیمی اداروں کے طلباء بالخصوص ذہنی معذور بچوں پر ہونے والے تشدد کی روک تھام کے لئے مؤثر قانون سازی کے ذریعے جامع اقدامات کئے جائیں"۔

(قرارداد منظور ہوئی)

جناب سپیکر: اگلی قرارداد محترمہ راحیلہ خادم حسین کی ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں۔ اگلی قرارداد جناب محمد سبطین خان کی ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں۔ چلیں، تینوں قراردادیں pending کی جاتی ہیں۔

## زیرو آور نوٹس

جناب سپیکر: اب ہم زیرو آور نوٹس لیتے ہیں۔ پہلا زیرو آور نوٹس نمبر 286 رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس زیرو آور نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آور نوٹس نمبر 287 محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں کا ہے۔ جی، محترمہ!

## پھول نگر کے علاقے نتھے خالصہ، سردار پور اور لودھی ٹاؤن میں فیکٹری کے آلودہ پانی سے پینے کا پانی بھی آلودہ ہونے کا انکشاف

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک فوری نوعیت کے معاملہ کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ پھول نگر کے علاقہ جات نتھے خالصہ، سردار پور اور لودھی ٹاؤن میں فیکٹری کا آلودہ پانی زمین میں سرایت کرنے سے پینے والا پانی بھی آلودہ ہو گیا ہے جس سے لوگوں کو موذی امراض لاحق ہو رہی ہیں اور ہزاروں ایکڑ پر پھیلی فصلیں برباد ہونے لگی ہیں۔ فیکٹری غیر قانونی اور قواعد وضوابط کے برعکس چل رہی ہے لہٰذا مجھے اس مسئلہ پر زیرو آور نوٹس کے تحت بات کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: محترمہ! میں خود ہی اس کا نوٹس لوں گا۔ Don't worry! اب آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! یہ لمحہ فکریہ ہے کہ فیکٹریاں اگر ہم بناتے ہیں تو ہمارا مقصد وہاں پر لوگوں کو facilitate کرنا ہوتا ہے اور ان کی جانوں سے کھیلنا نہیں ہوتا لیکن یہاں پر الٹ ہو رہا ہے---

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! اس معاملے کو سٹینڈنگ کمیٹی کے سپرد کر دیں۔

جناب سپیکر: آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے لہٰذا اب اجلاس بروز جمعرات 15-مارچ 2018 کی صبح 10:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

---